در احوال و مناقب غوث الثقلین ... مختصر رسالہ ...

بر مسائل حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ عبد القادر جیلانی حسنی حسینی

# تذکرۃ العارفین
# القاب الکاملین
# ومحبوب سبحانی
# عبد القادر جیلانی
## رضی اللہ عنہ

باہتمام خیرخواہ امت سید المرسلین خاکپای رسول کریم الحاج قاضی ابراہیم

بن جناب اشرف الحجاج قاضی نور محمد صاحب بلبندریا و نور الدین بن ... صاحب

در مطبع حیدری واقع معمورۂ بمبئی طبع




حمد بیحد اُس ذات واجب الوجود کو لایق ہے کہ اُسنے اپنی صفات عینیہ کو باشکال گوناگون
ظاہر فرمایا ابیات کہی بر شکل آدم گاہ حوّا ،، کہی بر شکل موسیٰ گاہ عیسیٰ ،، بہر صورت
نمود او ذات خود را ،، ندارد اول و آخر ہویدا ،، اور با این ہمہ بی چون و بیچگونگی بہزار چونی
چگونگی بعرصۂ ظہور مین آیا بیت طرفہ بی رنگی کہ دارد رنگہای بیشمار ،، طرفہ بی شکلی
دارد شکلہای صد ہزار هو الاول هو الاخر هو الظاهر هو الباطن اسکی شان ہے
بیت ہے علما پہ مشکل سخن یہہ کہ کیونکر ،، حوادث مین نور قدم دیکھتے ہین ،، یہہ تمثیل
خاطر مین انکے نہ آئی ،، ہم جسطرح موج و یم دیکھتے ہین ،، اور شکر بعد اُس محیط اشیا کو زیبا
کہ جسنے حقیقت انسان کو آئینہ ذات و مظہر صفات اپنا بنایا اور خلقت الانسان سرّی
وصفتی وخلقت الانسان من نور ذاتی ایک جسم نوری پر کس خوبی سے پہنایا کہ اُسکے
سرور مین کوئے سبحانی ما اعظم شانی بول اُٹھا اور کوئی لا اله الا انا پکارنے لگا
اور کوئی انا الحق کہنے سے دار پر کھنچا گیا اور کوئی ما لیس فی جبتی سوی الله
و غیر محدود حضرت نور باعث ظہور پر جسنے نیر ہستی عالم نیستی مین کھولا اور

صلوۃ استسقا پڑہی دعا قبول نہوئی تب جمیع شیوخ جیلان جمع ہوئے حضرت ام
عتبہ علیہ پر حاضر ہوئے اور درخواست کی کہ آپ دعا فرماوین تاکہ پانی برسے سو حضرت
عالیہ ولیہ نے اپنے گہر کا فرش جہاڑا اور کہا یا الٰہی مین نے فرش جہاڑا ہے اس سے گرد اڑتی ہے
تو پانی برسا کہ یہہ غبار رفع ہوا اُسیدم دریاے رحمت نے جوش مارا اور ابر آیا اور برسنا
شروع ہوا کہ مشایخ جیلان بہیگتے اپنے گہر آئے اور حضرت غوث الثقلین قدس سرہ کے ایک
بہائی ابو احمد عبد اللہ بڑے عالم باعمل زیور صلاح و تقوی سے آراستہ و پیراستہ تہے اور عمر
مین آنجناب سے چہوٹے اُنہون نے عین شباب مین وفات پائی مرقد شریف اُنکا جیلان مین
ہے اور حضرت کی ایک بہن تہین مسماۃ نصیبہ اُنکو بہی خدا نے مظہر کرامات فرمایا تہا فتوحات
مکیہ مین حضرت شیخ محی الدین ابن عربی قدس سرہ لکہتے ہین کہ ایام حمل مین ایک روز والدۂ
حضرت شیخ عبد القادر کو چہینک آئی تو اُنکی زبان سے نکلا الحمد للّٰہ حضرت شیخ نے
جواب دیا کہ یرحمك اللّٰہ اس کلام کو حاضرین نے بخوبی سنا اور بعض کتب مین لکہا ہے
کہ جس روز حضرت امّ الخیر حاملہ ہوئین تو خواب دیکہا کہ آفتاب میرے گود مین گرا ہے اور
اہل تعبیر لکہتے ہین کہ آفتاب کو رویا مین دیکہنے سے ملاقات سلطانی حاصل ہوتی ہے اور ظاہر ہے کہ
حضرت غوث سلطان الاولیا تہے اور تولد آنجناب قبل طلوع آفتاب روز دوشنبہ اکیسوین رمضان
سال چارسو ستر و بروایتے چارسو اکہتر ہجری مین ہوا ہے اور عمر والدۂ حضرت کی ساٹہہ برس
کی ہو چکی تہی اور جسدن حضرت پیدا ہوئے تمام دن دودہ نہین پیا اسو جہ سے کہ ماہ رمضان تہا
اور جب یہہ حال گذرا تو مردم شہر مین شور پڑا کہ ایک اشراف کے گہر ایک لڑکا پیدا ہوا ہے کہ
رمضان مین دودہ نہین پیتا کذا فی اخبار الاخیار اور والدہ حضرت غوث پاک کے فرماتی ہین
کہ عبد القادر میرے فرزند نے اپنے دودہ پینے کے اوقات مقرر کرلی تہی اور عادات اُنکی اور
لڑکون کی عادات سے مخالف تہی رمضان مین دن کو دودہ نہ پیتے تہے اور بعد گذشت رضاع
رمضان مین کچہہ بہی دن کو نہ کہاتے چنانچہ ایک مرتبہ ماہ رمضان بسبب ابر کے نظر نہ آیا تو سا کنان

[illegible] ... ہوا ہو یہی دلیل ... [illegible]
... تھا اس بات کو عبداللہ یافعی نے خلاصۃ المفاخر مین تصریح لکھا ہے اس سے
معلوم ہوا کہ حضرت غوث الاعظم مادرزاد ولی تھے اور مولد آنجناب موضع جیل بکسر الجیم و
سکون الیاء تحتانیہ متعلقات طبرستان سے ہے اور جیلان بھی اسکو کہتے ہین اور ایک قصبہ جیل
والے اسکے متعلقات مداین سے بھی ہے اور گیل اور گیلان بھی ایک قریہ کنار دجلہ ہے وہان
سے براہ واسط بغداد ایک روز کی راہ ہے پس مولد آنجناب صحیح نہین معلوم ہوتا کیونکہ
جب حضرت علیہ الرحمۃ سے کسینے سوال کیا کہ آپ کا مولد کہان ہے فرمایا مین نہین جانتا اور
حقیقت حال سے واقف نہین ہون لیکن جب بغداد مین آیا ہون تو اٹھارا برس کا تھا اور سراپا آپ کا
یہہ ہے کہ آنجناب گندم رنگ پیوستہ ابرو نحیف البدن متوسط القامۃ عریض الصدر.....
و عریض اللحیۃ تھے اور کلام مین نوعے سرعت و جہر تھا کہ اُس سے سامعین کو ایک رعب و ہیبت
دل مین پیدا ہوتی تھی اور ایک خارق عادت یہہ تھا کہ آواز آنجناب قریب و بعید کو یکسان
سنائے دیتی تھی اور باعتبار قرب و بعد مکان کچھہ تفاوت نہ تھا اور وقت تکلم کسیکو بجز سکوت
و انصات کچھہ گنجایش کلام نہ تھی اور جب کسی بات کا امر فرماتے تھے تو اُسکو سوائے امتثال امر کے
چارہ نہوتا تھا اور جو کوئی حضرت کو دیکھتا تھا اگرچہ قسی القلب ہو خشوع و خضوع مین آجاتا تھا
نقل ہے کہ ایکدن حضرت نے مسجد مین چھینکا تو آواز یرحمک اللہ لوگون کی ایسی بلند ہوئی کہ
مستنجد باللہ خلیفہ نے کہ مقصورۂ جامع مین تھا متوہم ہوکر پوچھا کہ یہہ کیا فریاد ہے عرض بعضے
الناس کیا کہ شیخ عبد القادر نے چھینکا ہے اور لوگون نے اسکی تشمیت کی ہے روایت ہے کہ
جب عمر حضرت غوث پاک کی آٹھہ برس کی ہوئی تو حضرت خضر علیہ السلام تربیت و تعلیم مین
مصروف ہوئے لیکن سب سے پوشیدہ اور اُسی عمر سے شوق خلوت و گوشہ نشینی ذوق وصال ربانی

[illegible] فرمایا لولاک لما خلقت الافلاک ہین اور لوہ [illegible]
[illegible] شان مین ہے اور انکی آل و اصحاب پر کہ سرحلقۂ اولیا اور سر [illegible]
ہین رضوان اللہ علیہم اجمعین بعد ازان بندۂ مسکین ہزاران تقصیرات [illegible]
شرمندہ بے زاد محض وارستہ و آزاد احقر العباد ابو الحسن حسن ابن حسین ابن امیر محمد علوی [illegible]
قادری ساکن کاکوری صانہ اللہ من آفات النفس الی یوم التناد و اوصلہ بوصا[ل]
بحرمۃ النبی و آلہ الامجاد بخدمت اجلۂ ارباب صدق و صفا و قدوۂ اصحاب محبت و
وفا التماس کرتا ہے کہ بعد کلام اللہ و حدیث رسول اللہ کوئی کلام بہتر از کلام مشایخ نہین کہ
یہی نتیجہ کار و حال ہے نہ ثمرۂ حفظ و قال اور سراسر عیان ہے نہ صرف بیان اور از جملۂ
اسرار ہے نہ از قسم تکرار اور جملۂ جوش و خروش ہے نہ کوشش چشم و گوش کیونکہ رموز و کنایات
انکی عالم ادبنی ربی سے ہین نہ علم ذوقی سے تو ہر طالب صادق اور عاشق واثق کو
بظاہر و باطن واجب و لازم ہے کہ اول حلیۂ اخلاق شرعیہ سے آراستہ اور صلاح و تقوی
سے پیراستہ ہو پہر کلمات و اشارات اولیا پر حتی الوسع و الامکان بنظر تعمق نظر ڈالے
اور یہان تک کوشش کرے کہ انکی برکت سے اونہین سا ہو جاے اور اگر نہ ہو سکے تو
اونسے مشابہت پیدا کرے کہ من تشبہ بقوم فہو منہم مین سے ہے اور اسکو اصلا ہاتہہ سے
نجانے دے کہ یہہ بات بہی فایدہ بخشے گی اور ہرچند کہ کتب و رسایل احوال و اقوال مشایخ
مین بہت تالیف و تصنیف ہوے ہین الا وہ خواص انسے منتفع ہین عوام کو کچہہ بہی فایدہ
نہین اسلئے فقیر نے چاہا کہ بعضے حالات و احوال سراسر کرامت و ہدایت حضرت قطب الاولیا
والاصفیا اشرف المسلمین و الاسلام رکن الشریعۃ علم الطریقۃ موضح اسرار حقیقت [illegible]
معرفت اسناد الوجود حسب الموجود ابو محمد محی الدین عبد القادر ابن ابی صالح جنبلی غوث
[ا]لاعظم محبوب سبحانی کے رسایل متقدمین و متاخرین سے چنکر زبان اردو مین لکہون [illegible]
[ع]ام ہو گو کہ ہزارہا رسایل تالیف ہو چکی ہون پہر بہی تحریر مکرر مین بمقتضاے اعد ذکر [illegible]

نعمان لسانان ذکرہ هو المسك ماکررته یتضوع ایک ذوق و شوق ہوتا هے اور ظن
غالب میرا یہہ بہي هے کہ زبان اردو مین کوئي رسالہ نہ لکہا گیا ہو اور اگرچہ یہہ خیال مدت سے
دامن دل مین لگا ہتا مگر بسبب توجہ تالیف تصریح الاذکیا في احوال الانبیا کے اثر اسکا پیدا نہوا
جب کہ اس سے فراغت حاصل ہوئي تو بعضے احباب باصفا نے ماہ ربیع الاول سنہ ۱۲۶۴ ہجري
مین درباب تالیف رسالہ مولد شریف حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم مین اصرار کیا جب بعنایت
الٰہي اس سے بہي فراغت ہوئي عزم مصمم ہوا کہ اس سر مکنون کو ظاہر کرون ہنوز شروع نہوا تہا کہ
حضرت مخدومي مکرمي عاشق محبوب سبحاني خادم خاص قطب ربانی مولوي محمد حسن خان صاحب
رئیس شاہجہان پوري وارد مین پوري نے فرمایا کہ کچہہ تذکرہ اقوال و احوال حضرت غوث الاعظم
رحمتہ اللہ علیہ بہي بزبان اردو لکہا جاے تو یہہ بہي یادگار رہیگا اور جو کوئي اسکو پڑہکر فایدہ
اٹہاویگا تجہکو بہي [illegible] مین یاد کریگا اسیوقت مجہکو قصہ یحیی عمار استاد شیخ عبداللہ
انصاري کا [illegible] انہون نے وفات پائي تو مریدون نے خواب مین دیکہا اور پوچہا کہ
اللہ تعالی [illegible] سے کیا معاملہ کیا یحیی نے کہا اللہ نے مجہسے فرمایا کہ اے یحیی مجہکو تجہسے
[illegible] تردد پیش تہے لیکن تو ایک دن مجلس مین میري تعریف کرتا تہا کہ ایک دوست میرا
اس طرف سے گذرا اور اسنے سنا اور خوش ہوا سو مین نے تجہکو بخش دیا ورنہ دیکہتا جو مین تیرے
ساتہہ کرتا اور یہہ بہي خیال آیا کہ فرصت وقت غنیمت هے موت ہردم سر پر کہڑي هے زمانہ
فرصت دے یا نہ دے اگر یہہ حال لکہونگا اور کوئي طالب اس سے فایدہ اٹہاویگا تو غالباً
مجہکو بہي دعاء خیر سے یاد کریگا اور امید خدا سے هے کہ اسکي کشایش سے مجہي خاکمین آسایش
ملیگي [illegible] بد کوئي دوست اللہ کا اسکو سنکر خوش ہوا اللہ صاحب اسکي محبت سے میرے
معاملات نفساني اور جسماني سے درگذر فرمادین اور اسي طرح بخش دین جسطرح یحیی کو بخشا
کیونکہ اللہ تعالی کے محبوب کا ذکر گویا اسیکا ذکر هے بعد اسکے نفس ابلیس نے یہہ خیال مین ڈالا
کہ اولیاؤن کے کلام سننے سے فایدہ کیا هے جب اسپر عمل نہ کیا ساتہي اسکے حضرت ابو علي دقاق کا

قول یاد آیا کہ اُنسے کسی نے یہی سوال کیا تہا سو حضرت ابو علی نے ارشاد کیا کہ اولیاؤن کے حالات اور مقالات سننے سے دو فایدہ عمدہ ہین اول یہہ کہ اگر سامع طالب حق ہے تو قوی ہمت ہوجایگا اور طلب مین زیادہ کوشش کریگا کیون کہ تقرد بالکمالات انسان کا خاصہ جبلی ہے کو حاصل نہو دوسری یہہ کہ اگر سامع متکبر ہے تو لاریب اسکا تکبر دفع ہوجاتا ہے اور نفس کی نیکی بدی معلوم ہوتی ہے اگر اندہا نہین ہے تو خود دیکہیگا نہین تو دیکہنے والے دیکہین گے اور یہہ حضرت جنید بغدادی قدس سرہ کا مقولہ یاد پڑا کہ ایک دن کسینے پوچہا کہ حکایات و حالات اولیا مین کیا فایدہ ہوتا ہے فرمایا آنحضرت کا کلام ایک لشکر ہے خدا کا جب نمود ہوتا ہے تو دل شکستہ قوی ہوجاتا ہے اور اس لشکر سے اسکو مدد پہنچتی ہے چنانچہ ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اللہ صاحب نے قصص انبیای پیشین اپنے کلام معجز نظام مین بیان فرماتا ہے کہ حضرت کا دل آرام پکڑے اور قوی ہوجائے ماسواے اسکے احادیث سے ثابت ہے کہ ذکر [illegible] مین رحمت الٰہی نازل ہوتی ہے گو کوئی شخص اُسپر عمل نہ کرے کیون کہ مقصود ذکر سے فی الحال [illegible] بلکہ قصد عمل ہے اور عزم مین جب جزم ہوتا ہے تو نیت داخل عمل ہوجاتی ہے بلکہ عمل بنفس جو بلا نیت خالص ہو کچہہ فایدہ نہین اور نیت بالفعل سے بلا عمل وہ فواید ہین جنکی انتہا نہین لان الاعمال بالنیات اور بالجملہ تاریخ تیسوین ۲۳ ربیع الاول سنہ ۱۲۶۴ ہجری مین لکہنا شروع کیا عین ایام تحریر رسالہ مین بتاریخ ۲۷ ربیع الاول بعد عشا حسب عادت درود معمولی پڑہکر سویا تو مین نے دیکہا کہ حضرت غوث الاعظم رحمتہ اللہ علیہ تشریف فرما ہین اور کچہہ کلام فرماتے ہین لیکن کلمات طیبات آنجناب بندہ کو یاد نہین جب بیدار ہوا تو خیال مین آیا کہ تو اس لایق کہان ہے جو تجہکو ایسے بزرگ عظیم الشان سرفراز فرماوین مگر جو کچہہ قبل اس واقعہ کے مقدمہ نوم مین خیال تہا وہی خواب مین نظر آیا لیکن باایں ہمہ عزیمت تالیف اس رسالہ نے نہایت قوت پکڑی کہ تاریخ اٹہائیسوین ۲۸ ربیع الاول مذکور سے تالیف مین

[illegible] بتاریخ نوین ربیع الآخری روز چارشنبہ سال ہزار
[illegible] ہجری مین صورت اتمام پیدا ہوئی اور نام اسکا تفریح العاشقین فی
احوال سید الکاملین قرار پایا اور کاتب اوراق نے اسیوقت دعا مانگی کہ یا الٰہ العالمین
و یا غیاث المستغیثین و یا مجیب الدعوات الداعین بحق خاتم الانبیاء والمرسلین
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین مجھہ غریب عاجز دل شکستہ کو اور میری اولاد
اور احفاد کو اپنی انظار خاص سے محروم نرکہہ اور جو بہشت تقدیر مین ہو تو تیری جمال کے ساتھ
ہو اور جو دوزخ مقدر ہو وہ بہی تیری وصال کے ساتھہ ہو نہ بہشت کی خواہش ہے نہ دوزخ
سے کاہش وصال کی تمنا ہے اور جمال کی آرزو یا الٰہی ان کانت الجنۃ نصیب للمشتاقین
بدون جمالک فواویلاہ وان کان النار نصیب العاشقین مع وصالک فوا
شوقاہ اللّٰہم اجعل اٰخر کلامی واولادی واحفادی اشہد ان لا الٰہ الا اللہ
واشہد ان محمدا رسول اللہ پوشیدہ نرہے کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی
اکمل اولیائے اہل بیت اور اعاظم سادات حسنیہ سے ہین نسب شریف آنجناب حضرت
امام حسن رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے یعنے سید ابو محمد محی الدین عبد القادر ابن ابی صالح موسی
ابن ابی عبد اللہ بن یحیی زاہد بن محمد بن داؤد بن موسی ثانی بن عبد اللہ محض نواسہ امام حسن
بن الحسن المثنی بن الحسن بن علی ابیطالب کرم اللہ وجہہ [illegible] اجمعین اور والدہ حضرت
شیخ رحمۃ اللہ علیہ حضرت سیدہ ام الخیر عابدہ بنت ابی عبد اللہ [illegible] حسینی ہین یا اور
نسب عبد اللہ کا سات واسطے سے سید علی مرتضی برادر حضرت امام [illegible] الاتقیا امام
[illegible] رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے اسی باعث سے آنجناب حسینی [illegible] حضرت
شیخ بولتے ہین سو اس سبب سے کہ حضرت مرد متصرف فی العالم [illegible]
[illegible] مشہور بام محمد بڑی عابدہ ومتقیہ ذات کرامات وخوارق عادات تہین جناب شیخ عبد اللہ
[illegible] لکہتے ہین کہ ایک مرتبہ جیلان مین قحط پڑا اور پانی کا برسنا بالکل موقوف ہوا اہل اسلام

[illegible]

... اپنے گہر سے مکتب کو جایا کرتا تہا راہ مین ملکوت آسمان میرے گرد

... جاتے تہے جب تک مین پہنچتا تو سنتا کہ لڑکون سے کہتے ہتے جگہ فراخ کردو ولی اللہ

... شخص اجنبی آیا اسنے فرشتون سے پوچہا کہ یہہ کون لڑکا ہے جسکی تم ایسی تعظیم

... ہو فرشتون نے کہا یہہ ولی خدا کا ہے جسکی شان عظیم ہوگی سو بعد چالیس برس کے معلوم

ہوا کہ وہ شخص اجنبی ابدال مین سے تہا اور آنجناب فرماتے ہین کہ ایام لڑکپن مین بروز عرفہ

باہر شہر کے نکلا اور بیلون کو چرائی کو لئے جاتا تہا خواہ واسطے زراعت کے سو ایک گائی نظر پڑی

اسنے میرے طرف توجہ کیا اور کہا یا عبد القادر تو اس کام کے لئے مخلوق نہین ہوا اور نہ اسپیر

مامور ہے سو مین لرزتا کانپتا اپنے گہر آیا اور بام خانہ پر چڑہ گیا تو مین نے دیکہا کہ مردم وقوف

عرفات کر رہے ہین میرے دل نے چاہا کہ علم حق حاصل کرکے صالحین کی زیارت کرون تب

اپنی والدہ پاس آیا اور اُنسے اذن چاہا کہ مین بغداد جاؤن گا اور تحصیل علم کرون گا میری والدہ

اسکا سبب پوچہا مین نے سب حال عرض کیا وہ مشغول بگریہ ہوین اور اسی ۸۰ دینار میراث والد

بزرگوار سے لائین منجملہ اسکے چالیس دینار میرے بہائی کا حصہ رکہہ لیا اور چالیس دینار میرے

پیرہن زیر بغل سی دی اور اجازت سفر دیکر ارشاد کیا کہ ہمیشہ سچ کہنا کبہی جہوٹہہ کے نزدیک

نہ جانا جب مین چلا تو میری رخصت کرنے کو بیرون دروازہ تشریف لائین اور فرمایا ای عبد القادر

مین نے تجہے خدا کے واسطے جنا تہا اور خدا کے واسطے تجہسے رشتۂ الفت توڑتی ہون اور اسیکی

سپرد کرتی ہون فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ قیامت کو ملاقات ہوگی پہر

مین قافلے کے ساتہہ جانب بغداد متوجہ ہوا جب ہمدان سے آگے بڑہا تو ساٹہہ نفر قزاق ملے

اور قافلے والون کو لوٹنے لگے مگر مجہسے متعرض نہوئے دفعتہً ایک شخص میرے طرف آیا

بولا اے فقیر تیرے پاس کیا ہے مین نے کہا چالیس دینار ہین اسنے مزاح سمجہہ کر چہوڑ دیا

چلا گیا پہر دوسرا شخص آیا اسنے بہی وہی پوچہا مین نے وہی جواب دیا تب وہ لو اپنے سردار کے

پاس گئے اور میرے کلام کو بیان کیا اسنے مجھے بلایا مین گیا اسوقت سب لوگ بیٹھے ہوئے
مال کو تقسیم کر رہے ہتے سردار قضاقون نے مجھسے پوچھا تیرے پاس کیا ہے مین نے کہا چالیس
دینار میری پیرہن کے بغل کے نیچے بحفاظت رکھی ہین اسنے حکم دیا کہ نکالو اسکے تابعین نے
دینار نکال کر روبرو رکھی تب سردار نے مجھسے کہا ای عبد القادر تو نے کیون اقرار کیا مین نے کہا
کہ میری والدہ نے چلتے وقت کہہ دیا تہا کہ ہر حال مین سچ کہنا اسنے تامل کر کے اپنے ساتھیون سے
کہا کہ دیکھو یہہ شخص اپنی والدہ کے حکم پر کیا قایم ہے اور ہم عہد خدا بہولے ہوئے ہین پہر اسیوقت
سردار نے توبہ ظاہر کی اور ہمراہیون نے اسکی متابعت کی بالجملہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ بعد قطع منازل
و مراحل مکۂ معظمہ مین تشریف لے گئے اور چندے جلوہ فرما رہے اور سال چار صد و ہشتاد و ہشت کے
شروع مین جب عمر اٹہارہ برس کی ہوئی بغداد مین آئے اور تحصیل علم مین مشغول ہوئے اور ہر
علم مین صاحب ملکۂ تامہ ہوئے کہ تمام آفاق مین کوئی شخص مثل و مانند نہ تہا اول علوم تفسیر قرآن
و حدیث و فقہ پڑھی بعد اسکے علوم ادب مولانا عبد اللہ یافعی نے اپنی تاریخ مین لکہا ہے کہ
اساتذۂ حضرت غوث پاک یہہ لوگ ہین ابو الوفا علی ابن عقیل و ابو الخطاب محفوظ ابن احمد
و ابو الحسین محمود ابن القاضی ابی یعلی و ابو سعد ابن المبارک ابن علی المخرمی اور سماعت حدیث
ان بزرگوار سے کی ہے ابو غالب محمد ابن الحسین الباقلانی و ابو سعد محمد ابن عبد الکریم
و ابو القاسم محمد ابن علی ابن میمون و ابو بکر احمد ابن مظفر و ابو محمد جعفر ابن محمد انصاری و
ابو القاسم علی ابن احمد الکرخی و ابو عثمان اسمعیل ابن محمد الاصبہانی و ابو طالب عبد القادر
ابن محمد و ابو طاہر عبد الرحمن ابن احمد و ابو البرکات ہبۃ اللہ ابن المبارک و غیرہم رحمۃ اللہ علیہم
اور علم ادب علی ابی ذکریا یحیی ابن علی تبریزی سے حاصل کیا اور علم طریقت عارف باللہ ابو الخیر
حماد ابن مسلم دباس سے پڑہا اور خرقۂ فقیر قاضی ابو سعید مخرمی سے پہنا منقول ہے کہ آنجناب
مرجع علماے عراق و طالبان آفاق ہتے اقطار عالم سے فتاوے آتے اور حضرت بلا تفکر و
مطالعۂ کتب جواب با صواب ارقام فرماتے ہتے اور کسی عالم متبحر کو جاے خلاف اور مجال تکلم

متصور نہ تہا ایک مرتبہ بلاد عجم سے ایک فتوی آیا صورت اسکی یہہ تہی کہ ایک منکوحہ سادات قسم کہائی کہ تین طلاقین اسکو ہین کہ خداوند کبریا کی ایسی عبادت کرے کہ وقت اشتغال اوس عبادت کے کوئی شخص افراد انسان سے کسی مکان مین اوس عبادت مین اوسکا شریک نہ ہو یعنے اگر ایسی عبادت موصوف بصفات نہ کرون تو مین طلاق ہو جائین پس استفسار علماء نامدار سے یہہ ہے کہ وہ عورت کون عبادت ادا کرے جسکی ادا سے حانث نہو اور حلف سے نکل جائے چنانچہ یہہ استفتا علماء نامدار ساکنان عراق کے پاس بہیجا گیا تو سب لوگ اوس سوال کے جواب مین متحیر اور معترف بعجز ہوے آخر کار حضرت غوث سبحانی قطب ربانی عالم علم اسرار الٰہی واقف رموز بارگاہ شاہنشاہی رحمۃ اللہ علیہ کے حضور مین لائے تو حضرت نے بفور ملاحظہ فرمایا کہ چار طواف خانۂ کعبہ مین تنہا کرے اسطرح کہ بیت اللہ طایف سے خالی ہو اسلئے کہ طواف وہ عبادت ہے کہ آدمیون سے کوئی شخص اوس زمان و وقت مین اسکا شریک نہین ہو سکتا اور صورت خرقہ پوشی کی قاضی ابو سعید مخزمی رحمۃ اللہ علیہ سے یون ظاہر ہوئی حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ پچیس ۲۵ برس تک بقدم تجرید صحراء عراق مین پہرتا رہا کہ اصلا مجہکو کوئی شخص نہ پہچانتا تہا اور نہ مین کسیکو جانتا تہا رجال الغیب آتے تہے اونکو علم حق تعلیم کرتا تہا اور چالیس برس بعد نماز عشا ایک پاؤن پر کہڑے ہو کر ختم قرآن صبح تک کرتا رہا اور تین روز سے چالیس روز تک قوت سے متوجہ ہوتا تہا اور گیارہ برس تک ایک برج مین مقیم رہا کہ اسی سبب سے وہ برج عجمی کہلایا اور عہد کیا نہ کہاؤن جب تک نہ کہلاوین ایک مدت گذر گئے اور مین نے اپنا عہد نہ توڑا ایک مرتبہ چالیس دن گذر گئے تو ایک دن کوئی شخص کچہہ کہانا رکہہ گیا نفس نے چاہا کہ اوسمین سے کہاؤن مگر مجہہ کو عہد اپنا یاد آیا سو مین نے کہا واللہ عہد نہ توڑونگا اور نفس بسبب شدت بہوک کے باطن سے فریاد الجوع الجوع کرتا تہا اور مین اوسکے حال سے متوجہ نہوتا تہا دفعتہً شیخ ابو سعید بغدادی مخزمی اوس طرف نکلے تو آواز نفس اونکے کان مین پڑی وہ میرے پاس تشریف لائے اور پوچہا ای عبد القادر

یہہ کیا حال ہے مین نے کہا یہہ فقط اضطرار و قلق نفس ہے اور روح شاہد حق مین خوش و خرم
برقرار ہے اونہون نے فرمایا میرے ساتھہ باب برج تک آؤ یہہ فرما کر روانہ ہوئے اور مجہکو
اوسیطرح چہوڑ گئے میرے دل نے نہ چاہا کہ یہان سے نکلون پہر حضرت ابو العباس خضر علیہ السلام
تشریف لائے اور فرمایا کہ ابوسعید کے پاس جاؤ سو حسب حکم الٰہی گیا تو دیکہا کہ شیخ ابوسعید
میرے منتظر دروازے پر کہڑے ہین مجہکو دیکہا کہنے لگے اے عبد القادر میرے کہنے پر کفایت
نہ کی حضرت خضر نے بہیجا تب آئے پہر مجہے گہر مین لیجا کر اپنے ہاتہہ سے کہانا کہلایا کہ مین شکم سیر
ہوگیا پہر اپنے ہاتہہ سے مجہے خرقہ پہنایا فائدہ مشہور یہہ ہے کہ نسبت حضرت ابوسعید کی
جانب مخزوم بزاء معجمہ دواخری اور منذری نے ذکر کیا ہے کہ مخرم بکسر رای مہملہ مشددہ ہے
کما قال المخرم بکسر المہملہ المشددہ منسوب الی المخرم محلۃ ببغداد شرفہا نزلہا بعض ولد یزید ابن
المخرم فنسبت الیہ اور مولوی خرم علی بلہوری نے ترجمہ شفاء العلیل مین لکہا ہے کہ مخرم بضم
میم و تشدید راے مہملہ مشددہ مفتوحہ بغداد کا ایک کوچہ ہے واللہ اعلم بالصواب اور ملاقات
حضرت ابو العباس خضر علیہ السلام سے قبل خرقہ پوشی ہوئی ہے کہ حضرت غوث فرماتے ہین
کہ ایک دن مین سیر کر رہا تہا کہ ایک شخص آیا جسکو مین نے نہ دیکہا تہا پہر اوسنے کہا میرے ساتھہ
رہیگا مین نے جواب دیا نعم اوسنے کہا اچہا لیکن شرط یہہ ہے کہ میری مخالفت نہ کرنا مین نے کہا
نہین تب کہا اسی جگہ قیام کر یہان تک کہ مین آؤن پہر وہ چلا گیا اور مین سال بہر اوسی مقام مین
رہا بعد گذر جانے سال کے پہر آیا اور کہنے لگا یہان سے نہ جانا تا وقتیکہ مین آؤن چنانچہ ایک سال
اور وہین رہا پہر وہ مرد آیا اور تہوڑا بیٹہہ کر چلا گیا اور کہہ گیا کہ یہان سے نہ جانا یہان تک کہ مین
آؤن مین ایک برس اور بیٹہا رہا آخر کار دودہ روٹی لیکر آیا اور فرمایا مین خضر ہون مجہے ارشاد
الٰہی ہوا ہے کہ آپ کے ہمراہ کہانا کہاؤن سو مین نے دودہ روٹی تناول کیا اور پوچہا اس تین برس مین
کیا کہایا تہا مین نے جواب دیا کہ جو کچہہ پیدا ہوتا تہا اور زمین پر افتادہ ملتا تہا وہی قوت تہا پہر
حضرت خضر نے کہا سیاحت چہوڑو بغداد مین چلکر سکونت اختیار کرو مین اونہین کے ساتہہ

بغداد مین

بغداد مین آیا اور بعد ایک مدت کے ابو سعید مخزمی نے خرقہ پہنایا بروایت معتبرین اہل سلوک ثابت ہے کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ملک خاص مین کسیقدر زمین تہی کہ بعض اصحاب اوسکی زراعت کرتے تہے اور جو کچہہ غلہ اوسمین پیدا ہوتا اوس سے چار روٹیان پکاکر ہر روز آنجناب کے حضور مین لاتے کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ہر روز ایک روٹی ایک شخص کو باری باری سے عنایت فرماتے باقی خود تناول فرماتے اور جو کوئی کچہہ تحفہ یا نذر از قسم زر وغیرہ پہنچتا تو لانے والے سے فرماتے رکہہ دے اور اپنے ہاتہہ سے نچہوتے شاہ مظفر اپنے غلام خادم سے فرماتے کہ اسکو اوٹہالے اور بقال و نانوائی کو سپرد کر کہ محتاجون غریبون کے کام آئیگا اور دستور یہہ تہا کہ غلام موصوف ہر وقت دروازے پر روٹیون کا خوان لئے کہڑا رہتا تہا جو محتاج یا مسافر آتا اوسکو دیتا اور عادت حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی یہہ تہی کہ حضرت کبہی کسی امیر و غنی کے مکان پر نہ جاتے اور نہ کسی صاحب حشمت و دولت کی تعظیم کو اوٹہتے کما ورد فی الحدیث من تواضع لغنی لغناہ ذہب من دینہ ثلثاہ اور کسی کے گہر کا کہانا نہ کہاتے تہے اور بادشاہ کے پاس بیٹہنا نہایت بد جانتے تہے اور جو کوئی بادشاہ یا وزیر آتا تو اوسکی تعظیم نہ فرماتے اور وقت گفتگو نصیحت مین مبالغہ کرتے اور وہ لوگ ساکت بیٹہے رہتے اور نصیحت کو قبول کرتے اور لباس آنجناب نہایت نفیس و عمدہ ہوتا تہا جیسا امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ کا مشہور ہے چنانچہ روایت ہے کہ فی درعہ ایک دینار کا پارچہ ملبوس حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کا ہوتا تہا اور عبادت کا یہہ حال تہا کہ اول وقت نماز عشا سے فارغ ہو کے ذکر الہی مین مشغول ہوتے جب ثلث اول شب کا گذرتا تو المحیط العالم الحبیب الفعال الخالق الباری المصور پڑہتے ہوئے ہوا مین طیران فرماتے پہر اوترکر قرآن شریف کی تلاوت کرتے اور بعد گذشت ثلث ثانی دیر تک ساجد رہتے پہر مراقبہ و مشاہدہ مین صبح تک بسر کرتے اور مناجات و دعا باگریہ وزاری فرماتے چنانکہ چالیس برس عشا کے وضو سے نماز صبح ادا کی ہے اور پندرہ برس ایک پاؤن سے کہڑے ہو کے ختم قرآن کیا کئے ایک مرتبہ اس اثنا مین نفس نے کہا کہ

ذرا سو رہا لیجئے حضرت نے نہ مانا پہر خواب بصورت انسان آیا اوسکو جہنجکار دیا اسیطرح دنیا و مافیہا
باشکال مختلفہ و بصورت گوناگون آئے لیکن عاشق الٰہی نے التفات نہ کیا اور ہرگز گوشہ چشم سے
نہ دیکہا ابو المظفر فرماتے ہین کہ مین نے کوئی شخص رحیم و کریم و شفیق و خلیق حضرت سا نہین دیکہا کہ
باوجود اس حشمت و شوکت کے ہر مسکین و غریب سے اسقدر اخلاق فرماتے تہے کہ ہر شخص یہی سمجہتا تہا
کہ حضرت مجہسے زیادہ مہربانی کرتے ہین اور دستور تہا کہ دایما بہانون اور مسکینون کے ساتہہ کہانا کہاتے
تہے اور غریبون محتاجون کے پاس بیٹہا کرتے اور سوال کسی سائل کا کبہی رد نہ فرماتے اور کبہی ناحق و بلا وجہ
کسی پر خفا نہ ہوتے اور جو کوئی قسم کہاتا اوسکی بات سچ جانتے اپنی کشف و علم کو اظہار نہ فرماتے
اور ہمیشہ بروز جمعہ لباس عالمانہ پہن کر بسواری شتر مسجد جامع مین تشریف لیجاتے اور وعظ فرماتے
امر بالمعروف و نہی عن المنکر مین نہایت کوشش و سعی بجالاتے اور اثر وعظ کا یہہ تہا کہ جو شخص
سنتا بطیب خاطر دل و جان سے قبول کرلیتا تہا اور تقریر عام فہم حضرت غوث پاک کے یہہ ہتی
کہ خدا پر ایمان لاؤ اور اوسکی صفات کو کہ علم و قدرت و ارادہ وغیرہ ہین صحیح جانو اور غیر خدا کو
حادث سمجہو اور کتابون اور فرشتون اور رسولون کو حق مانو اور تقدیر و بعث کا یقین کرو اور
محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت رکہو اور جو غیر خدا سے محبت یا بغض ہو سو محض اللہ کے
واسطے بلا دخل نفسانیت ہو اور تعظیم پیغمبر کی واجب جانو اور درود پڑہا کرو اور اونکے سنت کی پیروی
لازم پکڑو اور اعمال کو للہ کرو نہ بطمع بہشت و خوف دوزخ اور ریا و نفاق کو دخل نہ دو اور اللہ
سے دایما مخوف ہو اور اوسکی رحمت کے امیدوار رہو اور گناہون سے ہمیشہ توبہ کیا کرو اور استغفار
پڑہا کرو اور احسانات ربانی کا شکر ادا کرتے رہو تا کہ بمقتضای لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ
زیادہ تر مورد احسانات ہو اور جس کسی سے عہد کرو اوسکو پورا کرو اور ترک شہوت کرو اور ہجوم
مصائب مین صابر رہو اور رضا بقضا اختیار کرو اور تواضع و فروتنی اپنا شیوہ کرو اور بزرگی
توقیر اور خرد پر ترحم کیا کرو اور گہمنڈ و پندار و حسد و کینہ و غضب و غصہ اپنے دلون سے دور رکہو
توحید ربانی سے ناطق و گویا رہو اور قرآن مجید کی تلاوت کیا کرو کمتر رتبہ تلاوت کا دس آیتیں

ہین اور متوسط سنو اور اس سے زاید مرتبہ اعلیٰ ہے اسمین جو ہو سکے اوسکو غنیمت جانو اور علم
دین کی حصول مین سعی کرو اور نجاست حسی و حکمی سے پاک رہا کرو اور بعد ادا ے فرایض و واجبات نوافل
کا ادا کرنا اپنی ذات کے واسطے بہتر جانو اور لونڈی و غلام کی اعتاق سے ثواب حاصل کرو
اور سخاوت کے صفت سے موصوف رہو اور انصاف کے ساتہہ حکومت پر قایم رہو اور نکاح سے
عفت حاصل کرو اور عیال کی حقوق ادا کیا کرو اور والدین سے باحسانات بدنیہ و مالیہ پیش آؤ
اور اولاد کی تربیت کرو اور برادری کا حق ادا کیا کرو اور جماعت مسلمین کے تابع و مطیع رہو اور
پڑوسی کے ساتہہ ہمیشہ احسان کیا کرو اور مال کو اوسکے موقع مین خرچ کرو بیہودہ برباد نہ کرو
اور سلام کا جواب بطیب خاطر ادا کرو اور عاطس کو دعاء خیر سے جواب دو اور اپنی برائی سے
لوگون کو بچاؤ علی ہذا القیاس اور باتین جو کتب فقہ اور عقاید مین مذکور ہین بیان فرماتے تہے
حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ ابتداءً مجلس وعظ مین دو تین آدمی آتے تہے آخر کار ایسا اجتماع
و ازدحام ہوا کہ مجلس مین گنجایش نرہی تو عیدگاہ مین جانے لگا وہان بہی جگا تنگ ہوئی تو
میری کرسی بیرون شہر لیگئے وہان نوبت اجتماع ستر ہزار آدمی کی پہنچی نقل ہے کہ مجلس وعظ
مین چار سو نفر دوات و قلم لیکے بیٹہہ تے تہے اور جو کچہ زبان مبارک سے سنتے اوسکو لکہہ لیتے تہے
آخبار الاخیار مین ہے کہ حضرت فرماتے ہین کہ اول رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم و حضرت علی مرتضی
کرم اللہ وجہہ نے حکم دیا مجہکو خواب مین کہ باتین کر اور لعاب دہن میرے منہہ مین ڈالا اسیوقت سے
ابواب سخن کشادہ ہوے ایک مشایخ سے منقول ہے کہ جسوقت شیخ محی الدین عبد القادر
رضی اللہ عنہ منبر پر بیٹہہ کر فرماتے ہین الحمد للہ تو جمیع اولیاء اللہ روی زمین مین و زیر زمین
حاضراً و غایباً خاموش ہو جاتے ہین اور یہی سبب ہے کہ اوس کلمہ کو مکرر فرماتے ہین اور سکوت
کرتے ہین اور اولیا و ملایکہ مجلس وعظ مین جمع ہو جاتے ہین اور جو لوگ مجلس مین نظر آتے
ہین اونسے وہ زیادہ ہوتے ہین جو کہ نظر نہین آتے اور ایک شیخ معاصر حضرت کے فرماتے ہین
کہ مین ایک مرتبہ واسطے احضار جن کے عزیمت پڑہتا تہا کوئی جن حاضر نہوا اور جو آیا تو قف سے

آیا میں حیران ہوا کہ یہ کیا معاملہ ہے پہر میں نے سبب تاخیر پوچہا تو ایک جماعہ جن نے کہا کہ شیخ
محی الدین عبد القادر وعظ فرماتے ہین اور ہم سب وہان حاضر تہے ایسے وقت مین آیندہ سے
آپ دعوت ہماری نکیا کرین یعنے جب کہ شیخ موصوف وعظ فرماتے ہون ورنہ ہماری حضوری
مین ضرور تاخیر ہوگی مین نے کہا تم بہی وعظ مین جاتے ہو بولے ہم لوگ آدمیون سے بہی زیادہ
ہوتے ہین اور بہت گروہ ہماری اونکے ہاتھہ پر اسلام لائی اور توبہ کی ہے روایت ہے کہ
حضرت غوث الاعظم کی مجلس وعظ جماعہ یہود ونصارای سے اصلا خالی نہوتی تہی اور اکثر
حضرت کے ہاتہہ پر ایمان لائے اور اکثر قضاقون اور رہزنون اور بدعتیون اور مفسدون نے
یعنی اعتقاد فاسدہ سے توبہ کئے چنانچہ یہود ونصاری پانسو سے زیادہ مسلمان ہوئے
اور عصات ومفسدین وغیرہ لاکہہ سے زیادہ تائب ہوئے روایت ہے کہ جمیع اولیای
اقطار زندہ ومردہ وجن وملایکہ مجلس وعظ مین حاضر ہوتے تہے اور حضرت خاتم المرسلین
صلے اللہ علیہ وسلم بہی بنا بر ترتیب وتائید تجلی فرماتے تہے اور خضر علیہ السلام اکثر
حاضر ہوتے تہے اور اوس زمانہ کے مشایخون سے جب ملتے تو وصیت فرماتے کہ مجلس عبد القادر
مین حاضر ہوا اور کہتے مَنْ اَرَادَ الْفَلَاحَ فَعَلَيْهِ مُلَازِمَةِ الْمَجَالِسِ نقل ہے کہ حضرت
سید الاولیا رحمۃ اللہ کی وعظ مین سامعین کو بکمال شدت وجد وحال پیدا ہوتا تہا
یعنے کوئی گریہ وفریاد کرتا تہا اور کوئی اپنے کپڑے پہاڑتا تہا اور کوئی راہ صحرا لیتا تہا او
کوئی بیہوش ہو کے ہلاک ہوتا تہا اور کبہی مجلس وعظ سے جنازے نکلتے تہے اور جو عظمت
وہیبت وجلال وتصرف وکمال وخوارق عادات وکرامات وتجلیات وعجائب وغرائب
وحدوث اشیاء عجیبہ وظہور امور غریبہ مجلس وعظ مین ہوتے تہے اور اونکو بزرگان دین
اور معاصران سید الکاملین نے نقل کئی ہین صد حصہ سے زاید ہین شیخ صدقہ کہ معاصر
حضرت سے ہی روایت کرتے ہین کہ ایک مرتبہ عین وعظ مین حضرت شیخ عبد القادر نے
[illegible] ہون کہ میری تلوار مشہور ہے اور کمان میری موفور اور تیر میرا نشانہ پر لگا ہ

اور نیزہ میرا بیخطا ہے اور اسپ میرا زین ہے مین آتش سوزان الہی ہون مین سلب
کنندہ احوال ہون مین دریاء بیکران ہون مین راہ نما، وقت ہون مین سخن کرنیوالا
غیر مین ہون اور ایک مرتبہ اپنی حالت مین فرمانے لگے منم محفوظ ای روزہ داران ای
شب بیداران ای کوہ نشینان نشیب بادے کوہہاے شما ای صومعہ نشینان منہدم باد
صومعہ ہاے شما پیش آئید مر خدایرا امر ما از خداست ای راہ روان ای ابدالان اے
اوتادان ای پہلوانان ای طفلان بیائید و بگیرید فیض را از دریائی کہ کرانہ ندارد بعزت
پروردگار کہ نیک بختان و بدبختان بیند بر من عرض کردہ می شوند و نظر من در لوح محفوظ
است و منم غواص دریای علم و مشاہدہ الہی من حجت خدا وندم بر تمام شما و نایب
رسول اللہ و وارث اویم در زمین کذا فی اخبار الاخیار اور یہی حضرت فرماتے تہے کہ آدمیون
مین مشایخ ہین اور پریون مین مشایخ ہین اور فرشتون مین مشایخ ہین اور مین سب کا
شیخ ہون اور آنحضرت رضی اللہ عنہ مرض موت مین فرماتے تہے کہ نسبت مابین میری اور
تمہاری اور مجہمین و خلق مین بہ تفاوت آسمان و زمین ہے مجہکو دوسرے پر قیاس کرو
ای اہل ارض شرقا و غربا یا اہل سماء حق تعالی نے فرمایا ہے واعلم ما لا تعلمون سو مین
اون مین ہون کہ خدا مجہکو جانتا ہے تم نہین جانتے ہو مجہکو شب و روز مین ستر مرتبہ
ارشاد ہوتا ہے انا اخترتک ولتصنع علی عینی یعنے مین نے تجہکو پسند کیا اور تو
کام کر میرے روبرو اور مین نہین کہتا ہون اور نہین کرتا ہون مگر وہ بات جسکا حکم دیا گیا
ہون اور جسوقت مین کوئی بات کہون اوسکو سچ جانو اوسمین شک و ریب کو گنجایش نہین
ہے مجہسے کہلاتے ہین تب کہتا ہون اور مجہکو دیتے ہین تب دیتا ہون اور امر کیا جاتا ہون
وفا کرتا ہون عہد اسپر سے جسنے امر کیا ہے والدینة علی العاقلة تکذیب
میرے تمہارے دین کے واسطے زہر قاتل ہے اور موجب خرابی دنیا و آخرت ہے انا سیاف
وانا قتال ویحذرکم اللہ نفسہ اگر لجام شریعت زبان پر نہوتی تو مین تمکو خبر دیتا

که یہه تمنے کیا یا هے اور یہه گہر مین رکہلے هے مین جانتا ہون تمہارے ظاہر و باطن مین هے تم لوگ
میري نظر مین ایسے ہو جسطرح شیشہ نقل هے که ایک دن حضرت رضي الله عنہ خلوت مین بطور
ابتہاج کچہہ فرما رهے ہتے دفعتہً سقف بیت سے تین مرتبہ کچہہ خاک جامہ و دستار پر گري
چوتہے مرتبہ آنحضرت نے سر مبارک اوٹہا کر دیکہا تو ایک چور چہت کاٹتا تہا بمجرد نظر سر
اوسکا علاحدہ تہا اور جثہ علاحدہ تہا یہہ حال دیکہہ کر حضرت کو رونا آیا راوي کہتا هے مینے
عرض کیا اي سید میرے کس سبب سے آپ روئے فرمایا هے مین ڈرتا ہون که مبادا کسي مسلمان سے
میرے دل کو ایذا پہنچے اور ایسا هي وہ بلا مین پڑ جاے اور ایک مرتبہ آنجناب رضي الله عنہ
مدرسہ مین جلوہ فرمائے ہتے که وضو کرنے لگے دفعتہً ایک چڑیا از قسم عصفور اوڑتي ہتي اوسنے
پارچہ حضرت پر بول کیا بمجرد نظر زمین پر گر پڑي اور مر گئي پہر حضرت نے بعد تمام وضو مقام نجاست
دہو کر وہ کپڑا اوتار ڈالا اور ارشاد کیا که اسے بیچ کر تصدق کرو که یہه جزا مکافات اوسکي هے
پوشیدہ نرهے که فضل اصحاب و مریدان و منتسبان حضرت غوث پاک بسبب اوسکے خیریت
تابع کي خیریت متبوع متعلق هي اکثر هے اوروں سے جس طرح امت مرحومہ کو اور امم پر تفضیل هے
چنانکہ ایک مرتبہ ایک بزرگ نے حضرت رسالت پناہ صلے الله علیہ وسلم سے خواب مین التماس
کیا که یا رسول الله دعا فرماؤ که مجہکو کتاب خدا اور آپ کے طریقہ پر موت نصیب ہو فرمایا ایسا هي
ہوگا اور کیون کر نہو حالانکہ تیرا شیخ سید عبد القادر هے وہ بزرگ فرماتے ہین که مجہکو یہه واقعہ
تین مرتبہ پیش آیا یعنے مین نے حضرت صلی الله علیہ وسلم سے تین بار درخواست کي اور حضرت نے
یہي جواب دیا فتوحات مین هے که خلق خدا ابنا بر برکت حضرت کے ہاتہہ کو چومتے ہتے ایک روز
مریدون نے پوچہا آپ کچہہ اسکا اثر اپنے نفس مین پاتے ہین فرمایا حجر اسود کچہہ اثر پایا هے که
حجریت سے خارج ہو باوصف آنکہ انبیا و رسل و اولیا و اقطاب اوسکو بوسہ دیتے ہین سو
مین اوسیکے حکم مین ہون اور فصوص الحکم مین هے که شیخ ابو سعود اپنے مریدون سے فرماتے ہتے
که محض برکت صحبت حضرت شیخ سے پندرہ برس ہوئے که الله نے مجہکو مملکت مین تصرف کا

حکم دیا ہے مگر مین نے تصرف نہین کیا ابن قاید نے کہا کیون نہ کیا فرمایا مین نے حضرت حق پر چہوڑدیا ہے جو چاہے کرے نقل ہے جماعہ مشایخین سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیخ عبد القادر اپنے مریدون کا ضامن ہوا ہے قیامت تک کہ نہ مریگا کوئی مرید اوسکا مگر بتوبہ و استغفار نقل ہے کہ بعض مشایخین نے حضرت غوث پاک رحمتہ اللہ علیہ سے پوچہا کہ یا حضرت اگر کوئی شخص اپنی ذات کو منسوب آنجناب مین کرتا ہو اور کہتا ہو کہ مین قادریہ ہون لیکن اوسنے بیعت نہین کی اور خرقہ حضرت سے نہین پہنا تو وہ اصحاب مین معدود ہوگا اور اونکے فضایل و مناقب مین شریک ہے یا نہین فرمایا جو کوئی ایسا ہو وہ میرے اصحاب و مریدون مین خدا کے نزدیک قبول کیا جاویگا گو اوسنے بیعت نہ کی ہو اور اللہ تعالی نے اپنے فضل و کرم سے مجہی وعدہ فرمایا ہے کہ تیرے اصحاب و تابعین و محبتین و مخلصین کو داخل جنت فرماوے اور یہہ حضرت نے فرمایا ہے کہ حق سبحانہ تعالی نے ایک سجل مجہکو لکہہ دی ہے کہ اوسمین میرے توابع و مریدین و اصحاب کے نام قیامت تک کے مندرج ہین اور فرمایا کہ ان سب کو مین نے تیری سبب بخشا ہے اور مین نے مالک خازن دوزخ سے پوچہا کہ تیرے پاس میرے اصحاب سے کوئی ہے اوسنے کہا نہین قسم ہے عزت پروردگار کی کہ دست حمایت میرا مریدون پر مثل آسمان ہے زمین پر اگر میرا مرید جیّد نہین ہے مین تو جیّد ہون قسم ہے عزت و جلال رب الارباب کی کہ مین خدا کے پاس نہ جاؤنگا جب تک میرے اصحاب و مریدونکو بہشت مین نہ لیجائین اور اگر مرید میرا مشرق مین ہو اور پردہ عصمت اوسکا گرے اور مین مغرب مین ہون تو ہر آئینہ مین اوس پردہ کو ڈال دون تاکہ پوشیدہ ہو جائے اور شیخ عدی ابن مسافر فرماتے تہے کہ جو کوئی مریدون و اصحاب مشایخین سے چاہے کہ خرقہ حاصل کرے مجہسے تو مین اوسے خرقہ دون اور ملاحظہ کرون لیکن اصحاب و ارادت کیشان شیخ عبد القادر کو نہین دے سکتا کہ یہہ لوگ دریاء رحمت الٰہی مین غرق ہین نقل ہے کہ حضرت شاہنشاہ اولیائے فرمایا کہ زمانہ حسین بن منصور حلاج مین کوئی شخص نہ تہا کہ اوسکی دستگیری کرتا اور لغزش سے

جو اوسسے صادر ہوئی تہی باز رکہتا اگر مین اوس زمانہ مین ہوتا تو اوسکی دستگیری کرتا کہ یہہ
نوبت نہ پہنچتی اور یہی فرمایا ہے کہ جب خدائے تعالی سے کچہہ استدعا کرو تو مجہے وسیلہ
گردانو تا دعا قبول ہو اور یہی ارشاد فرماتے ہین کہ جو کوئی دو رکعت نماز پڑہے ہر رکعت
مین بعد فاتحہ سورۂ اخلاص گیارہ بار بعد اوسکے درود پڑہے بعد سلام اور استعانت چاہے
حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور چند قدم جانب عراق چل کر میرا نام لے حاجت روا
ہو جائیگی در خواست خداوند تعالی سے کرے حاجت اوسکی روا ہو جائے **فایدہ**
مخفی نرہے کہ طریقہ حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ مین ہر طرح سے توسط ہے جسطرح
شریعت حضرت شاہنشاہ سریر لولاک مین افراط و تفریط نہین ہے اور بہتر اس
طریق سے عالم مین کوئی راہ سبیل وصول الی الحق کے نہین نظر آتی کیون کہ یہان نہ
مجاہدہ قوی نہ ریاضت شاقہ ہے کما قیل **بیت** ریاضت نیست پیش ما ہمہ لطف
است و بخشایش ہا ہمہ مہر است و دلداری ہمہ عیش است و آسایش ہا مگر جس کسیکو
اس خاندان والا شان مین داخل ہونا منظور ہو اُسکو لازم ہے کہ اول متبع شریعت ہو
اور صلاح و تقوی اپنا شعار کرے اور محظورات و مکروہات سے پرہیز کرے جسطرح
حضرت محی الدین ابن عربی قدس سرہ نے اپنی وصایا مین فرمایا ہے بعد اوسکے راہ وصول
الی اللہ مین قدم رکہے اور بشوق تمام اوسی مین چلے اور ایک مکان تاریک مخلی بالطبع
تجویز کرکے تنہا بیٹہے اور صورت اپنے مرشد یا کسی بزرگ کی جس سے حسن عقیدت رکہتا ہو
خواہ صورت محبوب کی جس سے رابطہ عشق مجازی ہو یا صورت کسی کامل کی یا اپنی آبا و
اجداد سے کہ اوسکو دیکہا ہو تصور کرے یعنے آنکہین بند کرکے توجہ دل سے اون صورتونکو
بچشم دل دیکہے اور پیشانی سے نگاہ جما دے کہ اس طریق سے خوب جمی گی اور اس
حال مین اللہ اللہ کہے اور اس حال مین جو کوئی اور صورت سامنے آوے اوسکو دفع کرے
اور ہمت اپنی مصروف اوسی صورت مرشد سے رکہے کہ یہہ بیخودی بہم پہنچے اور ہر درو

دیوار سے اور ہر رگ ہی سے آواز اللہ اللہ کی آنے لگے گی اور وہ صورت مثل آفتاب
روشن متجلی ہوجائے گی اور صورت فتح باب عالم غیب نمودار ہوگی کیونکہ اول
عالم ناسوت ہے کہ عبارت عالم محسوس و ملک و بیداری سے ہے اور یہ عالم نہایت مرتبہ
تنزل حضرت وجود کا ہے اور دل نزدیک عارفین کاملین کے تین طرح پر ہے ایک صنوبری
جو اندرون سینہ زیر پستان چپ واقع ہے دوسرا دل مدور جو ام الدماغ مین ہے اوسکو
دل نیے رنگ بھی کہتے ہین اور خاصہ اوسکا یہ ہے کہ جب طالب حق اوس دل کے
طرف متوجہ ہوتا ہے تو خطرہ ہرگز نہین آتا کیونکہ خطرہ کو وہان گنجایش نہین ہے تیسرا
دل میان نشست گاہ ہی اوسکو دل نیلوفری کہتے ہین مگر توجہ دل صنوبری سے متعلق
ہے اور صور مثالیہ جو بچشم دل نظر آتے ہین وہ عالم مثال سے ہین اور چونکہ تصور صوری
مقدمہ فتح عالم ملکوت ہے اسلئے ملکوت سے جدا کرکے نامزد بعالم مثال ہوا ورنہ عالم
مثال داخل عالم ملکوت ہے بالجملہ عالم مثال عالم ملکوت کی کنجی ہے اور عالم ملکوت
عالم ارواح و غیب و لطیف و عالم خواب کہلاتا ہے اور یہی صورت اصل عالم ناسوت کی
ہے ولہذا صورت عالم ناسوت فنا پذیر ہے اور عالم ملکوت کی صورت ہمیشہ باقی رہتی ہے
کیونکہ مثال صورت کی جو بعد بند کرنے آنکھ کے معلوم ہوتی ہے وہ روح صورت ہے نہ بدن
الغرض جب طالب اس مقام مین پہنچے تو بعضے اشغال کرنا یہان ضرور پڑا مثلا
استغفر اللہ الذی ہو الحی القیوم و اتوب الیہ اسطرح کہ اول ضرب ہو زانوی
چپ پر دوسری ضرب الحی زانوی راست و ضرب القیوم دونو زانو کے بیچ اور ناف پر
اور ضرب اتوب الیہ دل صنوبری پر بعد ازان ذکر یک ضربی کرے یعنی الا اللہ کو دل پر
ضرب کرے اور ایک ضرب زانوی چپ پر دوسری دل پر کرے تو دو ضربی ہوا اور جو
دو ضرب چپ و راست پر کرے اور ایک دل پر تو سہ ضربی ہے اور جو ایک چپ پر
دوسری راست پر تیسری دونو زانو مین چوتھی دل پر تو چار ضربی ہوا اور جو پانچوین

ناف پر کرے تو پنج ضربي ہوا اور اگر قبل ضربہ قلبي ايک ضرب مونڈہے پر دیئے تو شش
ضربي ہے پر اور جو ساتوین ضرب جانب آسمان قبل ضربہ قلبي کردئے تو ہفت ضربي ہے
خلاصہ یہہ کہ یہہ سب ضربات اثبات پر ہین اور اسي سے کام ہے اور اسي مقام مین ذکر خدا
نہایت مفید ہے وہ یہہ ہے کہ دو زانو بیٹہے مشک بستہ اور لفظ لا الہ کو بہر اندازي کرکے
الا اللہ کو دونو زانوؤکے بیچ مین ضرب دے اور کہڑا ہو جائے پہر الا اللہ کہکر دل پر بشدت
ضرب دے اور جملہ حضرات مشایخ عالیہ قادریہ اول ذکر جہري کراتے ہین پہر ذکر خفي سو
ذکر جہري یہہ ہے کہ بآواز بلند ذکر کرے لیکن نہ بافراط کہ مخالف حدیث نبوي ہے
چنانکہ ابو موسیٰ اشعري سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تم سمیع
بصیر کو پکارتے ہو اور وہ تمہارے ساتہہ ہے اور جسکو تم پکارتے ہو وہ تم ہي سے قریب تر
ہے اونٹ کي گردن سے یہہ صرف تمثیل ہے ورنہ خدا رگ گردن سے بہي قریب تر ہے
اور منجملہ ذکر جہري کي اسم ذات ہے ایک ضرب سے یا دو یا تین یا چار سے اور طریق یہہ ہے
کہ لفظ اللہ کو دل و حلق دونو کے قوت کے ساتہہ بسختي و درازي و بلندي کہے پہر ٹہیر جاے
یہان تک کہ ذاکر کا دم اپنے ٹہکانے آوے پہر اسیطرح بار بار کہے اور طریقہ دو ضربي کا
یہہ ہے کہ نماز کي نشست اختیار کرے اور اسم ذات کو ایک مرتبہ ڈاہني زانو مین اور
دوسرے بار دل مین ضرب دے اور اوسکو بار بار بلا فصل کرے مناسب یہہ ہے کہ ضرب قوت
و سختي سے ہو خصوصًا قلبي تاکہ دل پر اثر ہو اور خاطر یکسو ہو جاے پریشاني و وسواس
مندفع ہو اور طریقہ سہ ضربي یہہ ہے کہ چار زانو بیٹہے تو ایکبار ڈاہني زانو مین اور دوسرے
بار بائین مین اور تیسرے بار دل مین ضرب کرے مگر تیسري ضرب بلند و سخت ہو اور چار ضربي
کا طریقہ یہہ ہے کہ چار زانو بیٹہے اور ایکبار ڈاہني زانو مین دوسرے بار بائین زانو مین تیسرے
بار دل مین چوتہے بار اپني سامنے ضرب کرے مگر لازم ہے کہ چوتہي ضرب سخت و بلند تر
ہو اور منجملہ ذکر جہري کي نفي و اثبات ہے اور طریق اسکا یہہ ہے کہ بطور نماز رو بقبلہ بیٹہے

اور اپني

اور اپنی آنکھیں بند کرکے لا کہے گویا اپنی ناف سے اوسکو نکالتا ہے پہر اوسکو کہینچے یہان تک
داہنی مونڈہے تک لیجائے پہر اِلّہ کہے گویا دماغ کی جہلی سے نکالتا ہے پہر الا اللہ کو دل پر
بشدت وقوت ضرب کرے اور محبوبیت خواہ مقصودیت یا وجود کہ نفی غیر حق سے
ملاحظہ کرے اور اثبات اسکا ذات مقدس مین خیال کرے اور یہہ ملاحظہ وتصور باعتبار کسی
ذاکرین مختلف ہے یعنے مبتدی نفی محبوبیت کی تصور کرے اور متوسط نفی مقصودیت
ومنتہی نفی وجود کی اسیطرح پیشوایان طریقت نے جلسات وہئیات واسطے اذکار مخصوصہ
کے ایجاد کئے ہین اور سبب اوسکا مناسبات پوشیدہ ہین کہ مرد سلیم الطبع صافی الذہن
عالم علم حق دریافت کرسکتا ہے چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی والد مغفور
حضرت استاد الاستاد مولانا عبد العزیز قدس سرہما قول جمیل مین لکہتے ہین کہ اگر
کوئی کہے کہ ان ضربات وتشدیدات کے شرط کرنے مین کیا حکمت ہے اور اونکے مکانات
کے مراعات مین کیا فایدہ ہے تو مین جواب دیتا ہون کہ انسان مخلوق ہے جہات مختلفہ
کے طرف متوجہ ہونے پر اور آوازون کے طرف کان لگانے پر اور مجبول ہے اوسپر اوسکے
دل مین احادیث وخطرات گہوما کرین لہذا اہل طریقت نے یہہ راہ نکالی کہ وہ غیر کے
طرف متوجہ ہونیکو روکتی ہے اور خطرات بیرونی کو آنے نہین دیتی کہ آہستہ آہستہ اپنی
ذات سے ہی توجہ قوت کر چنانچہ حضرت استاد الاستاد فرماتے ہین کہ اللہ پاک سے
لگ جاتا ہے بعضی صورت مین کسر نفس ہے اور بعضے جلسہ مین خشوع اور خضوع ہے اور
بعضے مین جمعیت خاطر اور دفع وسواس ہے اور بعض مین نشاط ہے اسی بہید کے
جہت سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاتھہ کہوکہہ پر رکہہ کر کہڑے ہنو کہ
یہہ شکل اہل نار کی ہے اسواسطے کہ ایسی شکل مین اکثر کاہلی وفتور نشاط ہوتا ہے
اور وہ منافی سرگرمی عبادات کا ہے تو اونکو یاد رکہنا چاہئے یعنے ایسے امور کو مخالف
شرع یا داخل بدعات سیئہ نہ سمجہنا چاہئے جیسا کہ بعضے کم فہم سمجہتے ہین انتہی

[illegible] ہے کہ جو شخص [illegible]

[illegible] دورہ اور دو ماہ اوسپر مداومت کرے [illegible]

مین آویگا اور وساوس شیطانی دور ہون جب ایسا ہو جا[illegible]

[ک]رنا لازم ہے یعنے جب طالب پر ذکر جلی کا اثر ظاہر ہو اور اوسکا [illegible]

[ا]وسکو ذکر خفی کا امر کرنا لازم ہے اور طریق اوسکا یہہ ہے کہ اپنے دونو[illegible]

بند کرے اور دل کی زبان سے کہے اللہ سمیع اللہ بصیر اللہ علیم گویا [illegible]

سے نکالتا ہے اپنے سینہ تک اور اپنے سینہ سے نکالتا ہے اپنے دماغ سے نکالتا ہے

[ع]رش تک پہر یون کہے اللہ علیم اللہ بصیر اللہ سمیع اترتا ہوا انہین منزلون [illegible]

[ا]سطرح چڑہتا تہا درجہ بدرجہ تو ایک دورہ ہوا پہر اسیطرح بار بار کیا کرے اور بعضے

[ا]س طریق مین اشد قدر بہی زیادہ کرتے ہین اور منجملہ ذکر خفی کے پاس انفاس ہے اور

[ط]ریق اوسکا یہہ ہے کہ ذاکر بیدار ہو جاے اور اپنے دمون پر آگاہ رہے پہر جب دم [illegible]

نکلے خود بخود بدون اپنے ارادہ و قصد کے تو اوسکو باہر ہونیکے ساتہی لگے زبان سے

کہے لا الہ پہر جب سانس اندر کو جاوے خود بخود تو ساتہی کہے الا اللہ بزرگان [illegible]

فرماتے ہین اسکا اثر یہہ ہے کہ خطرات و وساوس دور ہو جاتے ہین چنانکہ ہمارے عم اکرم

شاہ تراب علی قلندر قادری مدظلہ العالی فرماتے ہین بیت پاس انفاس است

راہی سہل بہر یاد حق ۔ ذکر ہو میگوئی ہر دم ہر نفس شاغل مرا ۔ اور دوسرا طریق

یہہ ہے کہ سوراخ راست بینی کو مستحکم بند کرے اور سوراخ چپ سے دم کو اندر کہینچے

[تا] ام الدماغ مین پہنچے اور تصور لا الہ بمعنی موجودات کرے پہر سوراخ چپ [illegible]

کرے اور جہان تک ممکن ہو نگاہ رکہے بعد اوسکے انگشت [illegible] جانب چپ [illegible]

اور باہستگی بتصور الا اللہ دل صنوبری کہ زیر پستان چپ واقع ہے دم [illegible]

اور وجود ذات حق کو ثابت کرے یہہ شغل اول ہے قوی ہے فایدہ [illegible]

اذکار زبان لیے لئی سو بطریق اختصار بطور نمونہ لکھی لئی اگر سیکو زیادہ ضرورت ہو تو کتب شیوخ ملاحظہ کرے اور بعض مشایخ قادریہ نے ذکر آورد و برد کو خاص حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ سے نسبت کیا ہے وہ یہہ ہے کہ جلسۂ معہود پر بیٹھے اور جانب کتف راست منہہ کو لا کر کہے ہا اور جانب کتف چپ کہے ہوا در جانب ناف کہے ھي اور اس ذکر کو دمبدم کیا کرے کہ اس سے محویت حاصل ہوتي ہے اور صورتین فرشتون اور پیغمبرونکی منکشف ہوتے ہین کہ اوس سے ہر ایک مشکل مین دستگیري ہوتي ہے گویا اب عالم مثال بخوبي کہلا بالجملہ جب عالم مثال کہلا تو کنجي عالم ملکوت کي ہاتہہ لگي اب طالب کو چاہئے کہ عالم ناسوت یعنے صورت سے دل کو اوٹہا وے اور عالم ملکوت کو چلے اور بعد کشف عالم ملکوت نہایت جلد عروج کرے کیون کہ اس عالم مین کشف و کرامات کي دہوم دہام ہے چنانکہ اکثر فقرا اس عالم مین کشف و کرامات مین رہ گئے ہین اور اصل مطلب سے محجوب ہوئے ہین بہر حال جلدي نکلنا چاہئے مگر یہہ نہین کہتا ہون کہ اس عالم مین بالکل نہ آوے مطلب یہہ ہے کہ زیادہ نہ ٹہیرے في الجملہ توقف کرکے عبور کرے اور اس مقام مین بہتر شغل مشایخین کے نزدیک پاس انفاس ہے کہ اسم اللہ بلا ذکر زبان آہستہ آہستہ کہتا رہے اور ایسے کثرت کرے کہ کوئي دم بلا ذکر نہ نکلے آخر کار یہہ نوبت ہوگي کہ خواب مین بہي غفلت پاس نہ آوے گي اور یہہ اسم عجیب النفع ہے کہ ہرگز کوئي شي اس سے باہر نہین ہے اور معني اس اسم کي زبان اولیا پر یہہ ہے کہ وہ ہي صاحب تین صفتون کا ایجاد و ابقا و افنا اور جمیع موجودات ان تینو صفات سے خارج نہین اور یہہ معني ایسي ہین کہ اونسي کوئي واقف نہین ہے مگر بعض کاملین وہ بہي بر سبیل ندرت الغرض جب عالم مثال و عالم ملکوت منکشف ہوا تو چندے اور اشغال بہي اس سلسلۂ عالیہ کي بجا لاوے تا کہ دل بخوبي صاف ہو جاوے اور آئینۂ دل کا زنکار رفع ہوا ور لیاقت عمدہ

بنابر عروج عالم لاہوت بہم پہنچے با این ہمہ ریاضت و مجاہدہ ہی شرط ہے کیونکہ بغیر اسکے
زنگ دل دور نہین ہوتا لیکن یہہ شرط ہے کہ مجاہدہ بشوق بہشت و خوف دوزخ نہو اور
علو مراتب کا خیال دل مین نہ آوے اور کشف و کرامات سے دلکو صاف رکھے بیت سعدی
حجاب نیست تو آئینہ صاف دار ،، زنگار خوردہ کی بنماید جمال دوست ،، اور اس مقام
مین مراقبہ ذات کرنا چاہئے وہ یہہ ہے کہ نقش اللہ کو برنگ طلا یا نقرہ دل صنوبری
پر تصور کرے اور مراقبہ اسم ذات باصفات یہہ ہے کہ نقش اللہ کا تصور کرے اور
سمجھے کہ علیم و سمیع و بصیر وہی ہے اور مراقبۃ الحقایق یہہ ہے کہ جو کچھہ دیکھے اور
جانے حق سمجھے اور طریق مراقبہ ہویت کا یہہ ہے کہ کسی جنگل مین جو کہ خالی ہو انسان
سے یا کسی حجرے مین جہان کسیکا آواز نہ آوے یعنے بالکل خالی ہو اور آبادی سے
دور ہو بیٹھہ کر اپنے دل و کان سے متوجہ ہو پہر جو آواز معلوم ہو وہی ہو اور نام اوسکا
مراقبہ اسواسطے رکھا کہ سالک بعضے حالات مین اپنے دل کی محافظت و نگہبانی کرتا ہے
یا بعضے مراقبات مین اللہ کا محافظ ہوتا ہے جیسا اللہ محافظ اوسکا ہے اور اصل
مراقبہ یہہ ہے کہ لفظ کی مفہوم مین ڈوب جانا کہ سوائے اوسکے کوئی چیز دہیان مین نہ آوے
اور خیال مین نہ رہے اور ہمارے پیر و مرشد جد امجد حضرت شاہ پیر محمد قلندر فرماتے
تھے کہ سالک ہمیشہ متوجہ بدل رہے اور اوسکی محافظت کرے کہ یہہ توجہ ہاتھہ سے
نہ جائے تو ایک آواز دل سے آویگی اوسکو اپنی اندر کی آواز نہ سمجھے بلکہ تمام عالم درون
و برون کو اوسی آواز سے بہرا ہوا سمجھے اور طریق اوسکا یہہ ہے کہ طالب حق کسی وقت
روز و شب مین جانب صحرا و ویرانہ کہ خالی آدمیون سے ہو نکل جاوے تو ایک جنگل
مین جس جگہ آواز کسیکی نہ آوے جاکر بیٹھے اور اوسے دل و گوش سے متوجہ ہو اور حتی الامکان
غور کرے تو ایک آواز از بس لطیف معلوم ہو گی اور وہ آواز یہان تک غالب ہو گی کہ
ہر طرف سے معلوم ہونے لگے گی اور ہر طرف سے محیط ہو جاوے گی کہ پہر کسی وقت اور کسی

جگہ گم نہوگی اسی آواز کو انحد بولتے ہین یعنے بیحد و پایان ہے بعضے عرفا کہتے ہین کہ یہی
آواز حضرت موسی کو آتی تہی جسکو ہر طرف سے بلا تعین یمین و شمال و تحت و فوق سنتے
تہے اسیکو سلطان الاذکار کہتے ہین اب جاننا چاہئے کہ آواز تین قسم ہے ایک وہ کہ
دو جسم کے ملنے سے پیدا ہو جسطرح دونو ہاتہہ سے تالی بجاتے ہین ہوتی ہے کہ ویسی آواز ایک
ہاتہہ سے نہین ہوتی اسیکو آواز مرکب محدث بولتے ہین دوسری وہ کہ بے حرکت دو
جسم کے و بلا ترکیب و لفظ کے ہو جسطرح عنصر آتش و ہوا مین ہوتی ہے اسیکو آواز لطیف
و بسیط کہتے ہین تیسری آواز انحد کہ ہمیشہ ظاہر اور ایک نہج پر ہے کم و زیادہ نہین ہوتی
اور بے جہت و طرف ہوتی ہے اگرچہ تمام عالم اس آواز سے بہرا ہے لیکن سوائے اہل دل کے
اوس آواز پر کوئی مطلع نہین ہوتا اور یہہ آواز قبل آفرینش موجودات ہی موجود تہی اور
اب ہی ہے اور ہمیشہ رہیگی اسی سے نامزد با آواز بیحد و مطلق ہے پس کوئی شغل
بالاتر اس شغل سے نہین ہے کیونکہ جو شغل ہے وہ باختیار و ارادہ وسعی و کوشش
شاغل کے ہوتا ہے اور شاغل کے باز رہنے سے بند ہو جاتا ہے مگر یہہ کہ بلا ارادہ شاغل دایما
رہتا ہے طالب کامل کو چاہئے کہ شغل سے مشغول رہے تاکہ مزہ پاوے حضرت غوث
پاک فرماتے ہین کہ مین بارہ برس غار حرا مین اس شغل سے مشغول رہا تو کشایش عظیم
مجہے حاصل ہوئی تنبیہ اس شغل کو اکثر مشایخ علی عموم بیان نہین فرماتے مگر بعض خواص
اہل ارادت سے بایما و اشارہ اور فرماتے ہین کہ شغل سے انبیا علیہم السلام کو آیات وحی
و احکام الہی معلوم ہوتے تہے اور اولیاؤن کو جمعیت خاطر و لذت کامل اور وجد و ذوق
بے انتہا حاصل ہوتا ہے بلکہ جمیع اشغال اس آواز سے ترک ہو جاتے ہین اور جب طالب صادق
کو یہہ بات حاصل ہو جاے تو اوسکے حفظ مین کوشش کرے تاکہ ملکہ پیدا ہو جاے اور
حجرہ و صحرا و بازار و مجمع مین فوت نہوا اور جمیع آوازو نمین غالب ہو بالجملہ جب اس
شغل سے طالب حق کامل ہوا تو عالم جبروت کہ عبارت عالم آرام و ممکن و عالم بے نفس

سنے ہے منکشف ہوگا تو چاہئے کہ اپنی اعضا کو حرکت سے باز رکہے اور آنکہہ بند کر کے اور دست راست دست چپ پر رکہہ کر دل جمیع نقوش ناسوتی و ملکوتی سے خالی کرے و بہ سکون و آرام بیٹہے اور اوس عالم ترقی کا ارادہ کرے تب عالم ہویت پر کہ عبارت عالم ذات و عالم بیرنگ و عالم اطلاق و عالم محبت سے ہے پہنچے گا یہہ عالم اصل عالم ناسوت و ملکوت و جبروت کا ہے اور انکو سب کو محیط ہے اور بمنزلہ جہان ہے اور یہہ تینو بمنزلہ جسم اسی سے نکلتے اور بنتی ہین اور یہہ عالم ہمیشہ قایم و یکسان ہے اور اس مین تفاوت نہین ہے اور جب سالک اس عالم سے مستفیض ہوا تو آپ کو عین جاننے لگے اور من و تو سے نکل جائے گا کیون کہ یہان تجلی و توحید ذاتی کہل جاتی ہے اور جو خطرہ یہان آتا ہے وہ بہی عین ذات ہوتا ہے اور جس مقام مین نظر ڈالتا ہے اپنے تئین دیکہتا ہے اور جسکو ڈہونڈہتا ہے آپ ہی ہاتہہ آتا ہے یہہ مرتبہ توحید کا ہے اور یہہ مقام ہمہ اوست کا ہے بلکہ مقام ہمہ وست ہے اس سے آگے کوئی مقام نہین ہے اور حضرت غوث الثقلین رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ آنجناب فرماتے تہے کہ طالب صادق و محب واثق اگر جمال پر کمال محبوب دیکہنا چاہے تو کسی اہل دل کو تلاش کرے کہ وہ کونین کی شادی و رنج سے رمیدہ اور من کل الوجوہ غیرہ سے بریدہ اور جمال محبوب سے آرمیدہ ہو کہ جب اوس اہل دل پر نظر کرے تو سواے حضرت حق اور کچہہ نہ دیکہے پہر صحبت اوس صاف دل کی اختیار کرے اور اوسنے کوشش کرے کہ منظور و مقبول اوسکا ہو جائے یعنے اوسکی صفات سے موصوف ہو اور اپنی ذات مین محو کرے تب جمال محبوب دیکہے باین ہمہ اشتغال بذکر اور استغراق بفکر ضرور ہے اور فراموشی ہر دو عالم سے لازم ہے کیونکہ جب تک یہہ امور نہ ہون گے نہ ذکر کا فایدہ ہے نہ فکر کا نفع

بیت دست پیرے گیر ورنہ رہبرت شیطان بود ۔۔ طالب حق شو خدا را از رہ باطل برآ

اب جاننا ضرور ہوا کہ حضرت غوث الاعظم نے جو کسی وقت مین ارشاد کیا ہے قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ یعنی یہہ قدم میرا سب اولیا اللہ کی گردن پر ہے یہہ کلام

کسطور سے زبان پر آیا سو معاملہ یہہ ہوا کہ ایک دن حضرت رحمۃ اللہ علیہ شیخ حمّاد کی خدمت
مین بیٹھے تھے جب تشریف لیچلے تو اونہون نے فرمایا کہ اس عجمی کا قدم ایک روز جملہ اولیا پر
ہوگا اور نفحات مین لکہا ہے کہ عبداللہ سنامی مرد عالم معہ ابن سقا بطلب علم بغداد مین
آیا تو سنا کہ ایک شخص یہان ہے اوسکو غوث کہتے ہین کبہی ظاہر ہوتا ہے اور کبہو پوشیدہ
عبداللہ کہتا ہے کہ مین معہ شیخ عبدالقادر و ابن سقا زیارت کو چلا مین نے کہا راہ مین کہ
ایک مسئلہ پوچہین گے اور ابن سقا بولا کہ مین بہی مسئلہ پوچہونگا کہ جواب نہ آوے عبدالقادر
نے کہا معاذاللہ ہم اوسکے پاس واسطے برکات کے جاتے ہین مسئلہ پوچہنا چہ معنی دارد آخر غوث
کے پاس پہنچے تو وہ اپنی جگہ نظر نہ پڑی ایک ساعت کے بعد اوسی جگہ دکہلائے دئی تو
اونہون نے غصہ سے ابن سقا کو دیکہا اور فرمایا افسوس ای ابن سقا تو مجہسے مسئلہ
پوچہتا تہا کہ جواب اوسکا نہ دے سکون وہ مسئلہ یہہ ہے اور جواب یہہ مین دیکہتا ہون
کہ آتش کفر تجہہ مین شعلہ زن ہے پہر میرے طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ ای عبداللہ
مجہسے مسئلہ پوچہنا چاہتا تہا اور یہہ خیال رکہتا تہا کہ مین کیا جواب دیتا ہون وہ مسئلہ
یہہ ہے اور جواب یہہ تو بیشک دنیا مین پڑے گا کہ تو نے مجہسے بے ادبی کی بعد اوسکے
شیخ عبدالقادر کے طرف متوجہ ہوئے اور اونکو اپنے پاس بلا کر بہٹلایا اور بہت
خاطرداری کی اور فرمایا ای عبدالقادر خدا اور رسول کو تو نے خوش کیا جو تو نے میرا ادب کیا
مین دیکہتا ہون کہ تو بغداد مین منبر پر فرماتا ہے قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ
اور اوسوقت کے سب اولیاؤن کو دیکہتا ہون کہ اپنی گردنین جہکائی ہین پہر اوسوقت
وہ بزرگ ایسے غائب ہوگئے کہ پہر مین نے اونکو نہ دیکہا بعد اوسکے ابن سقا عالم کامل
ہوا خلیفۂ وقت نے اوسکو بادشاہ روم کے پاس بہیجا اور روم مین علماء نصاریٰ سے
مناظرہ ہوا نصاریٰ ملزم ہوئے ابن سقا بادشاہ کے نظرون مین عزیز ہوا بعد اوسکے
بادشاہ کی لڑکی پر مفتون ہوا بادشاہ نے کہا اگر نصرانی ہو جا تو مین تیرے ساتہہ نکاح

گردون آخر وہ نصرانی ہوگیا تب ابن سقا نے غوث کا کلام یاد کیا اور جانا کہ مجھہ پر جو کچھہ
گذرا ھے اوسی غوث کے فرمانے سے گذرا ھے اور عبد اللہ کہتے ہین کہ مین دمشق مین آیا تو
نور الدین شہید نے مجھکو تولیت اوقاف پر مقرر کر دیا کہ دنیا مین پڑ گیا اور شیخ عبد القادر
کا حال یہہ ہوا کہ ایک دن مجلس مین بیٹھے ہتے اور اوسوقت قریب پچاس آدمی مشایخین
بغداد سے حاضر تھے از انجملہ شیخ علی ہیتی و شیخ بقا ابن بسطو و شیخ ابو سعید قیلوئی
و شیخ ابو نجیب سہروردی و شیخ جاکر د قصب البان موصلی و شیخ ابو السعود وغیرہ مشایخ
کبار سے موجود تھے دفعتہً اثنائے سخن مین فرمانے لگے قَدَمِي هٰذِهٖ عَلٰى رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيِّ اللّٰهِ
پس شیخ علی ھیتی نے منبر پر آکے قدم مبارک شیخ کا پکڑ کر اپنی گردن پر رکہا اور جملہ مشایخ
حاضرین نے اپنی گردنین جہکائین شیخ ابو سعید قیلوئی فرماتے ہین کہ جسوقت شیخ عبد القادر نے
یہہ کلام فرمایا حق تعالی نے اون پر تجلی فرمائی تھی اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
با طایفہ ملایکہ مقربین تشریف فرمائے تھے اور اولیاء متقدمین اور متاخرین جو زندہ تھے
وہ بجسم اور جو مر گئے تھے وہ بروح حاضر تھے سو سبکے روبرو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
خلعت محبوبیت اپنے ہاتھہ سے پہنائی اور عامہ ملائکہ و رجال الغیب نے اوس مجلس کو گہیر لیا
اور صفین اونکی ہوا مین کہڑی تھین اور تمام روی زمین مین کوئی ولی نہ تھا مگر اوسنے اپنی
گردن جہکائی چنانچہ شیخ ابو مدین مغربی کہ نام اونکا مغیث ابن الحسین ھے بعضے دیار
مغرب مین تھے دفعتہً انہونے گردن جہکائی اور کہا اَللّٰهُمَّ اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ
مَلٰٓئِكَتَكَ اَنِّيْ سَمِعْتُ وَاَطَعْتُ اونکے یارون نے پوچہا کہ ای شیخ اسکا
کیا سبب ھے فرمایا کہ آج شیخ عبد القادر نے بغداد مین فرمایا ھے قَدَمِي هٰذِهٖ عَلٰى رَقَبَةِ
كُلِّ وَلِيِّ اللّٰهِ بعد اوسکے بعض اصحاب نے اکثر خبر دی کہ اوسیوقت حضرت شیخ نے یہہ کلام
فرمایا تہا بعضے کہتے ہین کہ ایک درویش عجمی نے اصفہان مین انکار کی اور تواضع نہ کی
حال اوسکا منقلب ہوگیا پہر اوسنے توبہ کی نقل ھے کہ شیخ ابو سعید قیلوئی و شیخ خلیفہ نے

حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچہا خواب مین کہ شیخ عبدالقادر نے فرمایا ہے
کہ میرا قدم سب اولیاء زمانہ کے گردن پر ہے فرمایا وہ کیون نہ کہے تمام عالم کا قطب ہے
اور مین اوسکا حامی ہون نقل ہے کہ ایک روز شیخ صدقہ بغدادی خانقاہ مین آئے اور حضرت
غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ اوسوقت تشریف فرمانہ تہے اور سواے شیخ موصوف کے اور
مشایخ بہی منتظر قدوم میمنت لزوم بیٹہے تہے یہانتک کہ حضرت سلطان الکاملین جلوہ فرما
ہوئے اور جلسہ خفیفہ فرماکر منبر پر گئے نہ کچہہ فرمایا اور نہ قاری نے کچہہ پڑہا حاضرین مجلس مین
ایک شور غریب و وجد عجیب متجاوز از حد پیدا ہوا شیخ صدقہ کے دل مین خطرہ آیا کہ عجیب
ماجرا ہے کہ نہ شیخ نے کچہہ فرمایا اور نہ قاری نے کوئی آیت پڑہی یہہ حالت وجد کہان
سے ہے بفور خطور اس واقعہ کے حضرت نے شیخ صدقہ سے خطاب کرکے فرمایا ای صدقہ ایک
مرید میرا اسیوقت بیت المقدس سے ایک گام مین یہان پہنچا ہے اور میرے ہاتہہ پر توبہ
کرتا ہے حاضرین اوسکی ضیافت مین ہین شیخ صدقہ نے پہر اپنے دلمین کہا کہ توبہ کس چیز سے
کرتا ہے اور اوسکو احتیاج شیخ کی کیا ہے تب حضرت نے اونکی طرف متوجہ ہوکے فرمایا
ای صدقہ توبہ کرتا ہے اوس سے کہ پہر ہوا مین نہ جاؤنگا اور میری طرف اوسکی حاجت
یہہ ہے کہ مین اوسکو محبت خدا کا طریق سکہلاؤن نقل ہے کہ ایک روز کوئی ولی کامل
اپنا زور دکہلانیکو شیر پر سوار آئے اور شیر اپنا دروازۂ خانقاہ کے چہوڑکر حاضر ہوئے
اوسیوقت ایک کتا دبلا ہوکہا پیاسا نواح خانقاہ کا آیا اوسنے شیر کو کہالیا جب وہ
بزرگ باہر نکلے تو شیر نہ ملا متحیر ہوئے کہ یا خدا میرا شیر کون لیگیا تب وہی سگ جسنے
کہایا تہا حاضر ہوا اور شیر کو مسلم اوگل دیا اور شیخ عبدالوہاب سیف الدین ابن حضرت
غوث الاعظم سے منقول ہے کہ فرماتے تہے ایک روز والد میرے بیٹہے ہوئے کچہہ کلمات
ومواعظ فرمارہے تہے اور شیخ علی ہیتی کہ صاحب کرامات مشایخ بطایح سے تہے
دفعۃً سوگئے حضرت نے اہل مجلس سے فرمایا خاموش اور خود منبر سے اوترے اور شیخ

موصوف کے پاس باادب کہڑے ہوکے دیکہنے لگے جب شیخ بیدار ہونے تو حضرت نے فرمایا
حضرت رحمۃ للعالمین سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکہا ہے شیخ نے کہا
البتہ مین نے دیکہا ہے فرمایا کہ مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کو کہڑا تہا اب کہو حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ارشاد کیا شیخ علی ہیتی نے کہا آپ کی ملازمت کے واسطے
تاکید فرمائی ہے پہر اہل مجلس نے پوچہا کہ حضرت غوث کے کلمات ہمارے خیال مین نہین
آئی شیخ نے کہا کہ مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکہتا تہا اور حضرت غوث
بیداری مین دیکہتے تہے اور ابو الخیر فرماتے ہین کہ ایک روز مین اور چند مشایخ بمحفل حضرت
غوث مین موجود تہے کہ حضرت غوث نے فرمایا آج جو کوئی مجہسے جو کچہہ مانگے گا انشاء اللہ
پاویگا شیخ ابو سعید قیلوئی نے ترک اختیار مانگا اور ابن قاید نے قوت مجاہدہ طلب کی
اور شیخ عمر بزاز نے خوف خدا و مرتبۂ صدق و صفا مانگا اور حسن فارسی نے ترقی حال
چاہی اور شیخ جمیل نے حفظ اوقات اور شیخ ابو البرکات نے عشق ربانی اور شیخ ابو الخیر نے
معرفت تمیز و ارادات یزدانی اور شیخ خلیل نے مرتبۂ قطبیت حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ
علیہ نے فرمایا کُلًّا نُّمِدُّ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ مِنْ عَطَاءِ رَبِّكَ وَمَا كَانَ عَطَاءُ
رَبِّكَ مَحْظُورًا یعنے ہر ایک کو ہم پہنچاتے جاتے ہین اونکو اور اونکو تیرے رب کی بخشش مین
سے اور تیرے رب کی بخشش کسی نے نہین گہیری نقل ہے کہ ایکدن ابو محمد عبد الرحمن موضع
طفسونج مین کہ توابع بغداد شریف سے ہے بر سر منبر کہنے لگے کہ مین اولیاؤن مین ایسا ہون
جسطرح کلنگ طیور مین یعنے گردن بلند ہون اوسی جگہ شیخ ابو الحسن علی ابن احمد مرید و
شاگرد حضرت غوث کے بہی موجود تہے یہہ کلام سنتے ہی اوٹہے اور دلق اپنا پہاڑ کر
فرمانے لگے کہ مجہے چہوڑ دو کہ اسکے کشتی لڑون یعنے حقایق و معارف مین مقابلہ کرون اور طیران
کرون اور دیکہون یہہ کیسا کلنگ ہے عبد الرحمن ساکت ہوے اور یارون سے کہا مین
یک بال اوسکا عنایت الہی سے خالی نہین پاتا اے ابو الحسن دلق مین تو فرمایا جسمین سے

نکلا اوسمین

[illegible] تہا اور موضع جنت کے طرف منہہ کرکے اپنی زوجہ کو آواز دی اي
فاطمہ جامہ لاؤ مین پہنون اوسنے یہہ آواز اپنے گہر مین سنی اور جامہ لیکر حاضر ہوي
حالانکہ مکان اونکا وہانسے ایک منزل تہا شیخ عبدالرحمن نے پوچہا تیرا شیخ کون ہے
ابو الحسن نے فرمایا شیخ عبدالقادر جیلانی عبدالرحمن نے کہا مین نے شیخ عبدالقادر کا
ذکر ملأ اعلے مین ہی نہین سنا ہے اور چالیس برس سے درکات باب قدرت مین رہتا ہون
مگر اونکو مین نے نہین دیکہا اور اپنے یارون سے کہا کہ بغداد مین شیخ عبدالقادر کے پاس
جاکر میرا سلام کہو اور عرض کرو کہ مین چالیس برس سے باب قدرت پر ہون تمکو نہین
دیکہتا ہون کا داخلاً و لا خارجاً شیخ عبدالقادر نے اسیوقت اپنے بعضے اصحاب کو ارشاد
کیا کہ تفسونج مین جاؤ اور راہ مین اصحاب شیخ عبدالرحمن کہ میرے پاس آتے ہین ملین گے
سو اپنے ساتھہ اونکو پہیر لیجانا اور جب عبدالرحمن کے پاس پہونچو تو میرا سلام دیکر کہدینا
کہ تو درکات مین پڑا ہے اور جو درکات مین ہے وہ اوس شخص کا حال کیا جانے جو حضور
مین ہے اور مین باب السر پر ہون تو نہین دیکہہ سکتا مجہکو مگر کسی نشان سے آگاہ ہو کہ فلان
روز جو تجہکو خلعت رضا پہنائي گئي وہ میرے ہاتہہ سے ہتے اور جو خلعت فتح کی فلانی
رات مین تجہکو پہنائي گئي وہ بہی میرے ہاتہہ سے پہنائي گئي تہی اور جب درکات مین
بارہ ہزار ولی اللہ کے سامنے خلعت ولایت برنگ سبز مطرز بسورۂ اخلاص تجہکو
دیے گئے سو بہی مین نے پہنائي تہی اور جب یک پیالہ غیب سے آیا اور جملہ اولیاء اللہ نے
ایک ایک جرعہ پیا وہ پیالہ جہوٹا کیا ہوا میرا تہا چنانچہ اصحاب حضرت غوث تشریف لے چلے تو
راستے مین اصحاب شیخ عبدالرحمن ملے اونکو پہیر لیگئے اور عبدالرحمن کو پیغام حضرت کا پہنچایا
عبدالرحمن نے کہا عبدالقادر نے سچ فرمایا وہ سلطان الوقت ہے اور صاحب تصرف
مولانا عبداللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ کرامات حضرت شیخ عبدالقادر کے حد
حصر سے خارج ہین اور مجہکو خبر دی اون لوگون نے جو حضرت سے ملتے تہے کہ کرامات اونکے

متواتر ہین یا قریب متواتر اور بالاتفاق معلوم ہے کہ جسقدر کرامات و خوارق عادات آپسے
صادر ہوے ہین ہرگز اولیاء آفاق سے ظاہر نہین ہوئے اور کرامات آپکے احیاء موتی
اور ابراء الکمہ و ابرص اور اعرج وغیرہ مین اکثر ہوے ہین اور بہ تحقیق معلوم ہوا ہے کہ کرامات
و خوارق عادات آپ سے مطابق تعداد معجزات حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہوے صرف
ایک کی کمی ہے چنانچہ بہ تیمنًا و تبرکًا چند کرامات تیرے کہ متواتر اللفظ والمعنی مین بیان
کرتا ہون پس واضح ہو کہ شیخ ابو الحسن علے ابن یوسف ابن جریر ابن معضاد شافعی
رحمتہ اللہ علیہ سے حضرت مولانا عبد اللہ یافعی نقل فرماتے ہین کرامت اول کہ ایک عورت
اپنے بیٹے کو لائی اور بولی کہ ای سید یہہ لڑکا میرا تمہارے طرف بہت میلان رکہتا ہے
سو مین خدا کے واسطے اپنا حق اس سے معاف کرتی ہون آپ اب اسکو اپنے پاس رکہین
حضرت نے قبول فرمایا اور ریاضت و مجاہدہ کا حکم دیا بعد ازان ایک دن اوسکی ما دیکہنے
آئی تو اوسکو نہایت ضعیف و نقیہ پایا اور بیخوابی سے بدحواس دیکہا اور اوسوقت ایک
ٹکڑا جو کی روٹی کا ہاتہہ مین لئے کہاتا تہا یہہ حال دیکہکر اوسکو ملال ہوا سو وہ حضرت کے
پاس آئی آپ اوسوقت کہانا کہاتے تہے اور ہڈیان مرغ کے دسترخوان پر ایک باسن مین
روبرو رکہین تہین اوس عورت نے کہا ای سید تم یہہ کہانا کہاتے ہو اور میرے لڑکے کو
جو کی روٹی ملتی ہے پس حضرت نے سنکر اپنا ہاتہہ اون ہڈیون پر رکہا اور فرمایا
یکایک وہ مرغی آواز دیکر اوٹہی اور پر جہاڑکے پہرنے لگی تب حضرت نے
فرمایا ای ما جب تیرا بیٹا اس مقام پر پہنچے تو جو کچہہ چاہے سو کہلائے ابہی اوس لایق نہین ہوا ہے
جل جلالہ کرامت دویم ایک دن ایک سوداگر شیخ حمّاد کے پاس آیا اور عرض کرنے لگا
کہ مین شام کو برسم تجارت جاتا ہون سات سو دینار میرے پاس ہین شیخ حمّاد نے فرمایا
اگر اس سال مین تو جاتا ہے تو لوٹا مارا جائیگا وہ سوداگر سخت رنجیدہ و غمدیدہ ہوا اور
اونکے مجلس سے سراسیمہ ہو کر حضرت شیخ الاولیا کے پاس آیا اور اپنا قصہ کہا حضرت نے

فرمایا تو جا صحیح و سالم فایده کے ساتھہ اپنے گھر آویگا اگر ایسا نہو تو ضمان اوسکا مجھہ پر ہے
چنانچہ وہ سوداگر شام کو گیا اور اپنا مال بیچکر پھر ایکدن واسطے قضاے حاجت کے سقایہ
مین در آیا اور ہزار دینار قیمت اسباب کے ہاتھہ لگے ہتے اوسکے طاق پر رکھہ کر قضاے حاجت
مین مصروف ہوا جب فراغت کرکے نکلا تو دینار بہول گیا اور اپنے منزل پر آکر دفعتہً
سو گیا خواب مین دیکھتا ہے کہ مین ایک قافلے مین ہون قضاقون نے قافلہ مارا اور اسباب
لوٹا مین بہی مارا گیا تو یہہ شخص ڈر کر چونک پڑا اثر خون گردن پر تہا اور جراحت کا الم محسوس
ہوتا تہا اوسکے دلمین آیا کہ دینار سقایہ کے طاق پر بہول آیا ہون او سوقت وہان گیا بجنسہ
رکہی ہوئی ملی تب جانب بغداد روانہ ہوا اور دلمین یہہ خطرہ تہا کہ جو شیخ حماد کو دیکھتا ہون
تو وہ بہی بڑے بزرگ ہین اور جو شیخ عبد القادر کو دیکھتا ہون تو یہہ بہی بڑے بزرگ ہین
انکی بات سچی ہوئی ابہی شیخ حماد نے مجھسے کیا فرمایا تہا جو برخلاف اوسکے واقع ہوا دفعتہً
شیخ حماد بازار مین نظر آئے اونہون نے فرمایا اول شیخ عبد القادر کو دیکھہ کہ سخن اونکا حق ہے
ستره مرتبہ اوسنے اللہ سے درخواست فرمائی ہے تب تیرا قتل ہونا جو بیداری مین مقرر
ہوا تہا خواب مین بدل ہو گیا اور تلف مال فراموشی مین قرار پایا شیخ عبد القادر کے پاس
آیا تو آپنے دیکھتے ہوے فرمایا کہ جو شیخ حماد نے کہا ہے کہ سترہ مرتبہ خدا سے درخواست
کئی ہے قسم ہے عزت معبود کی کہ سترہ بار اور سترہ بار اور سترہ بار بلکہ ستر بار مین نے
درخواست کی ہے تب تقدیر بیداری خواب مین ہو گئی جو شیخ حماد نے کہا تہا سبحان اللہ
بحمدہ اللہ تعالی نے یہہ قدرت و طاقت و مقبولیت و محبوبیت کسی ولی کو سواے حضرت
غوث الاعظم کے نہین دی کہ جو امر ظاہر مین مقدر کیا گیا ہوا اونکی دعا سے خواب مین ہو جائے
یا الٰہی اس مولف بیکس و بے زاد کو اونہین کے غلامان خاص اور خادمان با اختصاص مین قبول کر
اونکی روح پاک سے کونین مین فیضیاب نے فرمایا کرامت سیوم شیخ شہاب الدین
سہروردی فرماتے ہین کہ ایام جوانی مین مجھکو علم کلام کا شوق ہوا چند کتابین مین نے یاد کین

سو میرے چچا مجھکو منع کرتے ایک دن حضرت شیخ عبد القادر کے خدمت مین لیگئے اور عرض
کیا کہ اي سید میرا بھتیجا علم کلام سے مشغول ہے ہر چند اسکو منع کرتا ہون باز نہین آتا شیخ نے
فرمایا کہ اتني عمر مین تو نے کون کون کتاب حفظ کي ہے مینے کہا فلاني کتاب اور فلاني کتاب شیخ
نے دست مبارک میرے سینہ پر پہیرا واللہ یک لفظ اون کتابون کي یاد نہ تہي اور اللہ تعالے
نے تمام مسائل اونکے بہولا دي اور میرا سینہ علم لدني سے بہر دیا بعد چندے مجہسے بحکمت ناطق
ارشاد فرمایا یا عمر انت آخر المشہورین بالعراق کرامت چہارم نفحات مین ابو المظفر منصور
ایک عالم سے منقول ہے کہ مین مرد جوان تہا حضرت شیخ عبد القادر علیہ کي خدمت مین حاضر ہوا
اور ایک کتاب علم فلسفي کي میرے ساتہہ تہي شیخ نے بغیر دیکہے اور پوچہے فرمایا کہ بد تر
رفیق تیري یہہ کتاب ہے اسکو دہو ڈال مینے قصد کیا کہ یہان سے جا کر کتاب گہر مین رکہونگا
اور پہر اپنے ساتہہ نلونگا نفس اماره نے نہ چاہا کہ اس کتاب کو ضایع کرون کیون کہ اس سے فایده
اوتہایا تہا اور مجہکو اوس سے محبت تہي سو مینے چاہا کہ اس نیت سے اوتہون اوتہہ نہ سکا
شیخ نے فرمایا تو اپني کتاب تو مجہے دے تب مینے حوالہ کي جب اوسے کہولا تو ساري کتاب سفید تہي
ایک حرف بہي اوسمین نہ لکہا تہا پہر حضرت شیخ نے اپنے ہاتہہ مین ورق گردانے فرمائے اور ارشاد
کیا کہ یہہ کتاب فضایل القرآن ہے پہر مینے لیکر جو دیکہا تو نہایت خوش خط لکہي ہوئي فضایل
القرآن تہي سخت متحیر ہوا اور مینے بارشاد جناب حضرت غوث توبہ کي جب وہان سے
اوتہا تو جو کچہہ مینے اوس کتاب سے یاد کیا تہا بالکل فراموش تہا اور ہرگز میرے دلمین نہین آیا
کہ وہ کیا تہا کرامت پنجم ایک دن حضرت غوث الاعظم قدس سره معہ یک جماعت فقرا
و فقہا کے زیارت قبور کو تشریف لے گئے اور شیخ حماد کے قبر پر کہڑے ہوئے اور اتنا توقف
فرمایا کہ ہوا گرم ہوئي جب وہان سے لوتے تو آثار سرور روي مبارک سے نمودار تہي یارون نے
پوچہا کہ آپ نے کس لئے توقف فرمایا ارشاد کیا کہ ایک مرتبہ جمعہ کے دن مین شیخ کے ساتہہ
مسجد جامع کو جاتا تہا اور ہوا اوسوقت از بس خنک تہي اور مین جبہ پشمینہ پہني تہا اور

میرے پاس چند اجزا کتاب کے تہے جب پل پر پہنچا تو شیخ حماد نے داہنے ہاتہہ سے دہکہ دیا
کہ مین پانی مین گرا تو مینے اپنا ہاتہہ اوٹہالیا کہ اجزاء کتاب تر نہ ہو جاوین اور شیخ حماد
نے اپنے یارون کے ساتہہ چلے گئے پہر مین پانی سے نکلا اور جبہ نچوڑ کر کانپتا ہوا اونکے
پیچہے چلا جب اونکے پاس پہنچا تو یارون نے میرے حق مین کچہہ کلام استہزاء کہا
شیخ نے منع کیا اور کہا کہ مین اوسکی ازمایش کی تہی کیون کہ عبد القادر گویا ایک پہاڑ
نظر آیا تہا کہ اپنی جگہ سے جنبش نہین کرسکتا تہا سو مینے آج شیخ کو قبر مین دیکہا کہ
ایک حلیہ سرخ مرصع بجواہر پہنے سر پر تاج یاقوتی رکہی ہوئے اور ہاتون مین سونے کے
کنگن اور پیرون مین طلائی نعلین پہنے ہوئے بیٹہے ہین مگر سید ہا ہاتہہ بیکار ہے
مینے کہا یہہ کیا معاملہ ہے شیخ نے جواب دیا کہ یہہ وہ ہاتہہ ہے جس سے مینے تمکو دہکہ دیا
تہا کہ تم پانی مین گرے اگر تمسے ہوسکے تو تم معاف کرو اور میرا ہاتہہ درست کرا دو مینے کہا
ہوسکتا ہے پہر مینے اللہ تعالی سے درخواست کی اور پانچ ہزار اولیاء اللہ نے میرے ساتہہ
دعا کی یہان تک کے اونکا درست ہوا کہ شیخ نے اوسی ہاتہہ سے مجہسے مصافحہ فرمایا اس سبب سے
مجہکو توقف ہوا اور یہی وجہ سرور کی تہی پہر یہہ خبر بغداد مین مشہور ہوئی مشایخ بغداد
جو اصحاب شیخ حماد تہے جمع ہوئے اور حضرت غوث الاعظم قدس سرہ العزیز کے حضور مین
آئے تاکہ اسبات کی سند تحقیق کرین اور حضرت سے مطالبہ کرین مگر ہیبت شیخ سے
کوئی شخص دم نہ مار سکتا تہا سب ساکت بیٹہے تہے ناچار حضرت نے فرمایا کہ دو شخص کبراے
مشایخ سے اختیار کرو کہ جو کچہہ مینے کہا ہے اگر اونکی زبان پر بہی ظاہر ہو جاسے تو وہی
سند ہے اون لوگون نے ابو یعقوب یوسف ابن ایوب ہمدانی اور شیخ ابو محمد عبد الرحمن
ابن شعب کردی رحمہم اللہ کو کہ بغداد مین موجود تہے اور اصحاب کشف و کرامات اور
صاحب حالات تہے تجویز کیا اور مہلت جمعۂ آیندہ تک کی ہی کہ دیکہین اونکی زبان پر
کیا ظاہر ہوتا ہے حضرت غوث الاعظم نے فرمایا کہ اپنی جگہ سے جنبش کرو یہان تک کہ

یہہ امر متحقق ہو جاے اور خود حضرت نے سر مبارک جھکایا اور اون مشایخون نے مراقبہ کیا یکایک
بیرون مدرسہ سے ایک آواز آئی دیکھتے ہین کہ یوسف ہمدانی دوڑتے ہوئے باہر سے آتے
ہین جب مدرسہ مین پہنچے تو فرمانے لگے کہ مجھکو حق سبحانہ تعالی نے شیخ حماد کو دکھلایا اور
اونہون نے فرمایا ای یوسف مدرسہ شیخ عبد القادر مین جا اور جتنے مشایخ وہان جمع ہین
اون سے کہہ دے کہ جو عبد القادر نے کہا ہے سچ ہے ہنوز یوسف ہمدانی کلام اپنا تمام
نکر چکے تھے کہ شیخ عبد الرحمن کردی دوڑتے آئے اور کہا جو کچھہ یوسف نے کہا راست
و درست ہے کرامت ششم ایک مرتبہ اصحابون نے پوچھا کہ آپکا لقب محی الدین
کس سبب سے ہوا فرمایا ایک مرتبہ جمعہ کے دن سیر کر کر پائے برہنہ بغداد مین داخل ہوتا تہا کہ
ایک بیمار متغیر اللون نحیف البدن پڑا ہوا ملا اوسنے کہا السلام علیک یا عبد القادر
مینے جواب دیا وعلیک السلام اوسنے کہا میرے نزدیک آ مین گیا تو اوسنے کہا مجھکو بٹھلا
دیجئے مینے اوٹھاکر بٹھلایا تو بدن اوسکا تازہ ہو گیا اور صورت اوسکی بہتر و خوب اور
رنگ نہایت صاف و شفاف تب مین ڈرا اوسنے کہا مجھکو جانتے ہو کہا مین نہین
پہچانتا بولا مین دین اسلام ہون کہ میری یہہ کیفیت ہو گئی ہے سو اللہ تعالی نے تمہارے
ہاتھہ سے مجھے زندہ فرمایا انت محی الدین پھر مین مسجد جامع مین آیا اوسیوقت ایک شخص
میرے پاس آیا اور اوسنے نعلین سیدھی کر کے سامنے رکھین اور بولا یا شیخ محی الدین
جب نماز سے مینے فراغت کی تو لوگون نے ہر طرف سے ہجوم کیا اور سب دست بوس اور پا بوس
ہونے لگے اور کہتے تھے یا محی الدین حالانکہ اوس دنکے سوا کبھی میرا یہہ لقب نہ تہا کرامت ہفتم
ایک بزرگ فرماتے ہین کہ مین اور شیخ علی ہیتی شیخ عبد القادر کے مدرسہ مین تھے کہ ایک
شخص اکابر بغداد سے آیا اور عرض کرنے لگا کہ ای سید تمہارے جد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی شخص دعوت کیا چاہے چاہئے کہ قبول کرے سو مین آپکو
دعوت کا کہانا کہانیکے لئے بلاتا ہون حضرت نے فرمایا کہ اگر مجھکو اجازت ہو گی تو آؤن گا

پہر ایک ساعت سر جہکایا اور فرمایا کہ آتا ہون اور استر سواری طلب کرکے سوار ہوئے شیخ
علی ہیتی نے داہنے طرف کی رکاب تہامی اور مینے بائین طرف کی یہان تک اوس داعی کے
مکان پر تشریف فرما ہوئے جملہ مشایخ اور علماے بغداد وہان حاضر تہے اور دستر خوان
بچہا تہا کہ اوسپر انواع نعمتین رکہین تہین پہر ایک خوان جسپر بڑا خوان پوش پڑا تہا
دو شخص اوٹہا کر لائے اور آخر فرش پر رکہکر کہڑے ہوئے بعد ازان صاحب دعوت نے
کہا الصلا یا سید حضرت نے سر جہکایا اور کہانا نہ کہایا اور اذن بہی کسیکو نہ دیا تو کسی نے
ہاتہہ نہ ڈالا بعد ازان حضرت نے میرے اور شیخ علی ہیتی کے طرف اشارہ فرمایا کہ اوس
خوان کو آگے لاؤ سو جب خوان اوٹہایا تو از بس گران تہا عرض سامنے لاکر رکہا جب اوسکا
سر پوش کہولا تو اوسمین صاحب دعوت کا بیٹا تہا مادرزاد اندہا اور جاماندہ اور مجزوم اور
معلوج حضرت نے فرمایا قم باذن اللہ مافیہا یکایک وہ لڑکا اوٹہا اور اپنے آنکہون اور
پیرون سے چل کہڑا ہوا اور سب بیماریان زایل ہوگئین حاضرین محفل مین ایک شور پڑ گیا کہ
حضرت شیخ اوس انبوہ مین باہر نکل گئے اور کچہہ کہانا نہ کہانا اور مین شیخ ابو سعید قیلوی
کے پاس چلا گیا اون سے یہہ قصہ بیان کیا فرمایا کہ شیخ عبد القادر یُبْرِئُ الْاَکْمَہَ
وَالْاَبْرَصَ وَیُحْیِ الْمَوْتٰی بِاِذْنِ اللّٰہِ کرامت ہشتم ایک دن حضرت وعظ فرماتے تہے
اور مجلس جمع تہی یکایک پانی برسنے لگا تو مجلس کے لوگ متفرق ہو چلے حضرت نے سر
اوٹہا کر فرمایا مین جمع کرتا ہون تو تفریق ڈالتا ہے فی الفور وہ ابر مجلس سے باہر نکل گیا
اور خارج از مجلس برسنے لگا کرامت نہم ایک مرید حضرت کا بیان کرتا ہے کہ ایک
مرتبہ جمعہ کے دن مین حضرت کے ساتہہ مسجد کو جاتا تہا کسینے آپ کے طرف التفات نکیا مینے
اپنے دل مین کہا کہ عجب بات ہے ہر جمعہ کو یہہ اتفاق ہوتا تہا کہ جب حضرت مسجد جامع کو آتے
تہے ایسا ازدحام ہو جاتا تہا کہ مسجد تک پہنچنا مشکل پڑتا تہا آج کیا ہے جو کوئی متوجہ نہین
ہوتا ہے یہہ خطرہ میرے دل مین تمام نہوا تہا کہ حضرت صاحب نے مسکرا کر میرے طرف دیکہا

دیکھتے ہوئے لوگون نے سلام کرنا شروع کیا اور ایسا ازدحام ہوا کہ حضرت اوس انبوہ مین پوشیدہ
ہو گئے اور مین چہوٹ گیا تو مینے کہا کہ یا الٰہی پہلا حال اس حال سے بہتر تہا اب تو مین حضرت
کو دیکہنے بھی نہین پاتا ہون حضرت نے متوجہ ہو کر ارشاد کیا کہ تو نے آپ درخواست کی کہ مجہسے
جدا ہوا اور تو نہین جانتا کہ قلوب آدمیون کے میرے ہاتہہ مین ہین اگر چاہون اونکے قلوب
اپنے طرف سے پہیر دون اور جو چاہون متوجہ کر لون کرامت دہم ایک شخص مریدین حضرت سے
بیان کرتا ہے کہ مین شیخ کے خدمت مین مشغول تہا اور اکثر رات مین جاگتا رہتا تہا ایک دن
حضرت راتکو گہر سے باہر نکلے مین نے جانا کہ رفع حاجت کو چلے ہین سو مینے لوٹا پانی کا روبرو کیا
آپ نے التفات نہ فرمایا اور دروازے مدرسہ کے طرف متوجہ ہوئے دروازہ بند تہا کہل گیا
مین بہی پیچہے پیچہے چلا اور گمان میرا یہہ تہا کہ میرے ساتہہ ہونے سے حضرت کو اطلاع
نہین ہے یہان تک کہ بغداد کے دروازے پر پہنچے وہ بہی بند تہا کہل گیا تب حضرت باہر
شہر کے نکلے مین بہی ساتہہ چلا تہوڑے دور چل کر ایک شہر مین پہنچے مینے نہ جانا کون
شہر ہے سو ایک مہمان سرا مین تشریف فرما ہوے وہان چہہ شخص بیٹہے تہے اونہون نے
قریب آکر سلام کیا اور مین ستون کے آڑ مین لگ رہا تو ایک آواز نالہ و فریاد کی میرے
کان مین آئی تہوڑی دیر کے بعد از بند ہو گئی پہر ایک مرد آیا اور اوسطرف جدہر سے آواز
آتی تہی چلا گیا وہان سے ایک شخص کو کندہے پر ڈالکر لایا اور دوسرا شخص سر برہنہ لمبے
بال بڑہائے ہوئے ساتہہ آیا اور حضرت کے مواجہہ مین بیٹہہ گیا تو حضرت نے کلمۂ شہادتین
پڑہایا اور سر و لب کے بال لئے اور محمد نام رکہہ دیا اور اون چہہ شخصون سے فرمایا کہ مجہکو ارشاد
ہوا تہا کہ بجائے اوس مرد کے اس شخص کو قایم کرون وہ بولے قبول ہے پہر حضرت وہان سے
تشریف لے چلے اور مین پیچہے پیچہے چلا یہان تک کہ دروازۂ بغداد پر پہنچے دروازہ بند
تہا پہر کہل گیا جسطرح اول کہل گیا تہا جب مدرسہ پر آئے تو اوسکا بہی دروازہ کہل گیا
اور حضرت دولت خانہ مین داخل ہوے مین اپنے حجرہ مین صبح کو جب سبق پڑہنے آیا تو

ضرت کي هيبت سے کچهه پڑه نه سکا حضرت نے فرمايا پڑه مينے التماس کيا که يا حضرت کيفيت
بت کي بيان فرماؤ تا که دلکو ميرے تسلي هو فرمايا که جهان مين شب کو گيا تها وه شهر نهاوند
تها اور وه چهه ،، ،، آدمي ابدال تهے اور جو که ناله وزاري و فرياد کرتا تها وه سردار اونکا تها اور
جو مُرده کو کندهون پر لايا تها وه ابو العباس خضر عليه السلام تهے که بنا بر تجهيز و تکفين لائے
تهے اور وه شخص جسکو مين نے تعليم کيا وه ايک کافر ترسا ساکن قسطنطنيه تها اور مجهکو ارشاد
الٰهي هوا تها بجاي اوس مرد کے قايم کردن سو اوسکو خضر عليه السلام نے حاضر کيا تها مينے اوسکو ،،
مسلمان کيا اور داخل ابدال کر ديا کرامت يازدهم ايک خادم حضرت کا بيان کرتا هے که
ايک دن آنجناب وعظ فرماتے تهے که دفعتًه چند قدم هوا مين اوڑے اور فرمايا يا اسرائيلي
قم واسمع کلام المحمدي يعنے اي اسرائيلي کهڑا هو اور کلام محمدي کا سن لے جب حضرت
اپني جگه پر آئے تو مينے پوچها يهه کون تها فرمايا ابو العباس خضر عليه السلام اسطرف
گذرے اور بهت تيز جاتے تهے سو مين گيا اونکے طرف اور کها تيزي نه کرو کلام محمدي
سنتے جاؤ کرامت دوازدهم شاه مظفر خادم حضرت کے بيان کرتے هين که بسبب کثرت
مصارف مهمانون کے ايک مرتبه حضرت پر اڑهائي سو دينار سرخ لوگون کي قرض هو گئي
سو ايک دن ايک شخص اجنب بلا اجازت چلا آيا اور بيٹهه گيا اور باتين کرنے لگا اور اڑهائي
سو دينار نکالي اور کها يهه آپ کے صرف کو حاضر هے پهر رخصت هوا حضرت نے فرمايا که يهه دينار
قرضخواهون کو دے يهه فرشته صيرفي قدر تها که الله تعالى نے اوسکو واسطے اولياؤن کے
پيدا کيا هے اسيطرح ايک مرتبه پچاس دينار قرض هو گئے تهے سو ايک شخص نے وه دينار
نذر کي شيخ احمد بغدادي حاضر تهے اونهون نے پوچها يهه شخص کون تها فرمايا صيرفي القدر
کرامت سيزدهم شيخ بقا ابن بطو عليه الرحمة کهتے هين که ايک روز کوئي مرد بزرگ
ايک لڑکا نوجوان همراه ليکر آيا اور التماس کيا که يهه ميرا بيٹا هے حالانکه وه اسکا بيٹا
نه تها بمجرد سماعت اس کلام کے آتش غضب محبوب الٰهي چمک اوٹهي تو اطراف بغداد مين

آگ لگي کہ نصف سواد بغداد جل گیا راوي کہتا ھے مینے ترسان و لرزان عرض کیا الغیاث الغیاث
برائے خدا رحم فرمائیے بارے محبوب الٰہي نے رحم کیا اور آب رحمت سے بجہایا کرامت چہاردہم
ایک دن حضرت غوث الاعظم کہین تشریف لئے جاتے تہے اثناء راہ دو شخص ایک نصراني
دوسرا محمدي باہم تکرار مذہب کے کرتے تہے سو وہ حضرت کو دیکہہ کر حاضر ہوئے اور حضرت کو
حاکم قرار دیا آنجناب نے جانبین کے دلایل پوچہے محمدي نے کہا ہمارے پیغمبر خدا خاتم المرسلین ہین
یہي دلیل ہمکو کافي ہے اور نصراني نے کہا ہمارے پیغمبر مردے زندہ کرتے تہے ہمکو یہہ برہان قاطع ھے
تب حضرت نے نصراني سے فرمایا کہ یہہ دلیل افضلیت کي نہین ہوسکتي کیونکہ حضرت عیسیٰ
علیہ السلام قم باذن اللہ کہکر مردہ زندہ کرتے تہے اور اس امت مرحومہ مین ادنی شخص کو
یہہ رتبہ حاصل ھے کہ قم باذني سے زندہ کرنے اوسنے کہا یہہ امر محال ھے اور اگر ایسا ہو تو
مین ایمان لاؤن سو حضرت ہمراہ اوسکے قبرستان مین گئے اور ایک قبر کہنہ پر کہڑے ہوکر فرمایا
قم صاحب قبر از سر نو زندہ ہوکے نکلا اور کلمہ حق پڑہتا تہا پہر وہ نصراني ایمان لایا
کرامت پانزدہم ایک روز حضرت بنا بر عیادت شیخ علي ہیتي کے اونکے گہر گئے وہان
دو درخت خرمیکے خشک مدت سے تہے حضرت نے ایک کے نیچے وضو کیا دوسرے کے نیچے دوگانہ
نماز ادا کیا دونو سرسبز بار آور ہوئے کرامت شانزدہم شیخ بقا کہتے ہین ایک روز
مین مجلس وعظ مین حاضر تہا دفعتہً حضرت شیخ اول پایۂ منبر پر جہکے اور نیچے آئے پہر چڑہے
اور پایۂ دویم پر ٹہرے تو مین نے دیکہا اول پایہ پر لباس حریر سبز کا بچہا اور رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم معہ اصحاب چار جلوہ فرما ہوئے اور حضرت حق تعالی نے قلب شیخ پر
تجلي فرمائي کہ شیخ جہکے رسول اللہ نے سنبہالا پہر شیخ اتنے قصیر ہوئے جسطرح گنجشک پہر
اتنا بڑہے کہ مجہے خوف لاحق ہوا پہر حالت اصلیہ پر آئے یہہ حال دیکہہ کر مینے لوگون سے
ذکر کیا تو حاضرین نے کیفیت رویت رسول اللہ واصحاب باصفا سے سوال کیا مینے کہا اللہ نے
اونکے ارواح کو یہہ قوت عطا کي ھے کہ جب چاہین متشکل بصورت اجساد وصفات اعیان

ہو جائین مگر وہ لوگ اونکو دیکہتے ہین جنکو اللہ نے قدرت دي ہے پہر حضرت شیخ کے جہکنے
اور خورد و بزرگ ہونے کي علت پوچہنے لگے مین نے کہا تجلي اول الٰہي اوس صفت پر ہتي
کہ بنیہ انساني کو برداشت ہنین مگر تائید حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور تجلي ثاني جلالي ہتي
اور تجلي ثالث جمالي وَذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ
کرامت ہفدہم شیخ سیف الدین عبد الوہاب ابن حضرت غوث الاعظم فرماتے ہین کہ
جب کسي مہینے کي چاندرات ہونے والي ہوتے تو ماہتاب میرے والد کے حضور مین آتا ہتا
اور سختي و تکلیف اور نعمت و خیریت بیان کر دیتا ہتا مگر اول مین بصورت زشت اور
دوم مین بصورت خوب چنانچہ آخر روز جمعہ سلخ جمادي الاخري سال پانصد و شصت ہجري
مین ایک جوان خوبصورت آیا اور بولا السلام علیک یا ولي اللہ ماہ رجب ہون مبارکباد
ہے کہ مجہہ مین کچہہ سختي مقدر ہنین ہوئي ہے پہر جب سلخ رجب ہوئي تو ایک مرد کریہ المنظر
نے حاضر ہو کر کہا السلام علیک یا ولي اللہ مین ماہ شعبان ہون ذات شریف کے واسطے خوش
اور بغداد و حجاز و خراسان والون کے لئے بد ہون کہ بغداد مین موت ہو گي اور حجاز مین گراني
اور خراسان مین کشتخون پہر جب ماہ شعبان آیا تو جو کچہہ اوسنے کہا ہتا ظاہر ہوا اور جب
سلخ شعبان ہوئي تو ایک شخص بصورت حزین و غمگین آیا اور کہنے لگا السلام علیک
یا ولي اللہ مین ماہ رمضان ہون مجہہ مین چند روز آپکو تکلیف ہو گي چنانچہ چند روز
حضرت رمضان مین بیمار رہے اور اونتیسوین رمضان روز دوشنبہ سنہ مذکورۃ الصدر
مین شیخ علي ہیتي و شیخ نجیب الدین سہروردي وغیرہ مشایخ کبار حضرت والد کے پاس
بیٹہے ہتے کہ ایک مرد باہیبت و وقار آیا اور کہنے لگا السلام علیک یا ولي اللہ مین ماہ رمضان
ہون اوس تکلیف کا جو حضرت کو مجہمین ہوئي ہے عذر کرتا ہون اور رخصت بہي ہوتا ہون
یہہ آخر ملاقات ہے پہر رخصت ہوا دوسرے برس ماہ ربیع الثاني مین حضرت کي وفات
ہوئي اور رمضان تک عمر نے وفا نہ کي راوي کہتا ہے کہ مینے مرض موت مین وصیت طلب کي

فرمایا صلاح و تقوی اختیار کر اور سواے خدا کے غیر سے خوف و امید نہ رکہہ اور کل حاجات اپنی اوسی
پر چہوڑ اور اوسی سے طلب کر اور سواے اوسکے کسیکے آگے سر نہ جہکا اور جماعت کا شریک ہو اور
توحید پر قایم بعد اوسکے اور یاروں سے فرمایا کہ اب میرے پاس اور لوگ آتے ہین اونکی تعظیم کرو
اور جگہ دو پہر ایک شبانہ روز و علیکم السلام و رحمة الله و غفر الله لی و لکم
و تاب علی و علیکم بار بار فرماتے تہے پہر فرمایا انا لا ابالی بشئ و بملك الموت
اور انتقال جنت فرمایا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ کسی نے تاریخ تولد و وفات مین
کہا ہے بیت سنینش کامل و عاشق تولد ،، و فاتش دان ز معشوق الٰہی مگر صحیح
ازروی روایت محققین یہہ ہے کہ عمر حضرت محبوب سبحانی رحمة الله علیہ نونی برس کی
ہوئی اور وقت وفات مابین عصر و مغرب تہا اور سال پانصد و شصت و یک ہجری یا صرف
تاریخ مین اختلاف ہے صحیح تر ازروی تحقیق بزرگان دین گیارہوین ربیع الثانی ہے اور بعضے
نوین اور بعضے سترہوین بہی لکہتے ہین و الله اعلم بحقیقة الحال اور مزار مبارک شہر بغداد
شریف مین واقع ہے اور مرجع خلایق ہے

## نظم

غوث اعظم صدف لجۂ عرفان مددے | رشتۂ جان مددی گوہر ایمان مددے
نرگس باغ نبی لطف نگاہی گاہے | لالۂ باغ علی رحمت یزدان مددے
بوی خلق حسن و رنگ گل خوی حسین | نوبہار عجب خاک شہیدان مددے
مظہر ہیبت حق آئینۂ قدرت حق | جلوۂ حضرت حق نائب رحمان مددے
لیک پیکان و دراین مور حیہ راہ طلب | وادیم سخت گذارست سلیمان مددے
گل نشگفتۂ ما خاطر پژمردۂ ماست | ای نسیم کرم گلشن جانان مددے
صدف تشنۂ من نے گہر معرفت است | فیض عمان مددی بارش نیسان مددے
حزن یعقوبی و اندوہ زلیخائی ما | از حد تاب گذشت ای مہ کنعان مددے
تنگ افسردہ بزندان خودی پنہانم | زور بازوی ید اللہہ خدادان مددے

توا ہش جام

خواهش جام بهم با خط بغداد بود | در خمار طربم ساقیٔ دوران مددے
نسبت بندگیت نام و نشان فعت | صاحبا بندہ نوازا شہ جیلان مددے

فایدہ پوشیدہ نرہے کہ اکثر اولیاء اللہ امت محمدیہ مین اقطاب و غوث و اوتاد و ابدال و اخیار و ابرار و نقبا و نجبا ہوئے ہین اور حضرت غوث الاعظم رحمتہ اللہ علیہ نے ان مراتب سے ترقی فرمائی اور عنایت ربانی اور تائید سلطانی رسول برحق سے مرتبہ قطب حقیقی اور قطب وحدت پر کہ مقام عشوقی ہے سرفراز ہوئے ہین ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ اس مقام مین بعضے کلام الہامی جو حضرت حق سے ہوئے ہین لکھتا ہون تا کہ فایدۂ عام ہو از انجملہ اللہ صاحب فرماتے ہین ای غوث بزرگ جو کچہہ طور مابین ناسوت و ملکوت ہے وہ شریعت ہے اور جو درمیان ملکوت و جبروت ہے وہ طریقت ہے اور جو درمیان جبروت و لاہوت ہے وہ حقیقت ہے تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ عالم ظاہر ناسوت اور عالم فرشتہ ملکوت اور عالم ارواح جبروت ورای اسکے لاہوت ہے یعنی عالم محسوس ملک و ملکوت ہے اور عالم معقولات عالم ارواح و جبروت ہے اور جو ورا اسکے ہے وہ لاہوت ہے پس لاہوت ذات اور جبروت صفات اور ملکوت فعل اور ناسوت اثر فعل پس ناسوت سے تا جبروت اقوال اور افعال ہین مثل قولہ صلے اللہ علیہ و سلم الشریعة اقوالی والطریقة افعالی والحقیقة احوالی یعنی مابین ناسوت و جبروت کے شریعت ہے جو میرے اقوال ہین ہے اور ملکوت و جبروت کے بیچ مین طریقت ہے جو میرے افعال مین ہے اور مابین جبروت اور لاہوت کے حقیقت ہے وہی میرا حال ہے کہ اوسکی تعبیر مقال سے نہین ہو سکتے نہ وہان گفتار ہے نہ کردار پس یہہ خطاب غوث پاک سے ہوتا ہے کہ ای محبوب یہہ سب اطوار تجہہ مین ہی ہین کہ شریعت تیرا قول ہے اور طریقت تیرا فعل ہے اور حقیقت تیرا حال ہے پس حقیقت حال یہہ نکلی کہ جسطرح انبیاؤن مین حضرت صلے اللہ علیہ و سلم سلطان الانبیا ہین اسطرح اولیاؤن مین غوث پاک

سلطان الاولیا ہین محققین مشایخ فرماتے ہین اي عزیز ذکر زبان ناسوتي ہے اور ذکر دل ملکوتي اور ذکر روح جبروتي اور ذکر سر لاہوتي یعنے ذکر زبان لا الٰہ الا اللہ اور ذکر دل اللہ اللہ اور ذکر روح ھو اور ذکر سر انا پہر اس مرتبہ سے آگے نہ عبارت ہے نہ اشارت اي عزیز لاہوت تخم ہے اور جبروت شاخ اور ملکوت برگ و ناسوت گل اور یہہ سب قبل ظہور تمام درخت کی تخم مین تہا لیکن نہ اسم تہا نہ رسم اور بعد ظہور تخم درخت ہے نہ نام تخم کا ہے نہ نشان اسیطرح قبل از ظہور خلق خلق باطن حق تہي و بعد از ظہور خلق حق باطن خلق ہے ازانجملہ حضرت فرماتے ہین کہ مینے سوال کیا کہ یا اللہ صاحب آپ کہاتے پیتے ہي ہین ارشاد ہوا اي غوث الاعظم میرا کہانا پینا فقیر کا کہانا پینا ہے تفصیل اس اجمال کي ذہن فقیر مین اول یون آتي ہے کہ یہہ اضافت ایسي ہے جیسي ناقۃ اللہ اور بیت اللہ دوسري یہہ کہ فقیر حقیقي وہ ہے جو موصوف بصفات خدا ہوا اور صفات بشري سے پاک ہوا وسے یہہ خطاب درست ہوتا ہے اور اوسکے طرف یہہ اضافت صحیح ہے اکل الفقیر اکلي سو یہہ بات غوث پاک کو حاصل تہي تب فرماتے ہین کہ اي غوث الاعظم تیرا کہانا پینا عین میرا کہانا پینا ہے کیون کہ جو کچہہ تیرے پیٹ مین جاتا ہے سب نور ہو جاتا ہے کہ تو صفات بشریہ سے دور ہے چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین ابیت عند ربي وھو یطعمني ویسقیني یعني مین اپنے رب کے پاس رہتا ہون وھي مجہکو کہلاتا پلاتا ہے اور ایک بات اور بہي خیال مین آتي ہے کہ عالم کبري مین حضرت حق مثل شخص ہے اور انسان ہمچو سایہ اور عالم صغري مین انسان ہمچو شخص اور باقي اشیا مانند سایہ پس جسطرح سایہ کو جنبش اور قیام اور سکون بخودنہین ہے مگر بہ شخص اسطرح انسان کو حرکت و سکون و قیام و قعود اور اکل و شرب نہین ہے مگر بہ حضرت حق اور فرمان بردار اُسیکو کہتے ہین جو کسي طرح کا مخالف نہو جسطرح سایہ کو بہمہ وجوہ مطیع اور فرمان بردار سایہ دار ہے کسي طرح مخالف نہین ہے اسي طرح انسان بہمہ وجوہ مطیع اور فرمان بردار حق ہے تب جملہ اشیا مطیع اور فرمان بردار انسان ہین ہوا اوسکا کہانا پینا عین حق کا

کہانا پینا ہے اور اوسکا بیٹھنا اوٹھنا عین حق کا اوٹھنا بیٹھنا ہے اس مقام سے عقدۂ
الانسان سری وانا سرہ کہل جاتا ہے ازانجملہ حضرت فرماتے ہین کہ اللہ صاحب نے خطاب
کر کر فرمایا ای غوث الاعظم نہین کہاتا انسان کوئی چیز اور نہین پیتا اور نہین بیٹھتا اور نہین
اوٹھتا اور نہین کہتا مگر مین اوسمین ساکن اور متحرک ہون یعنے جملہ افعال انسان میری قدرت
سے ہین اور اوسکے سب امور مین مین حاضر وناظر ہون وہ میرا خلیفہ ہے اور مین مخلف جو
حکم مخلف کو ہے وہی خلیفہ کو چاہئے گویا اشارہ فرمایا ہے کہ ای محبوب تو انسان کامل
ہے مین تجھہ مین بذات وصفات ظاہر ہون کہانا اور پینا اوکہنا اور سننا اور کہڑا ہونا اور
بیٹھنا تیرا مجھسے ہے کیون کہ عالم محبت مین محب اور محبوب نقش واحد ہین کچھہ جدائی نہین
چنانچہ کلام قدسی اسپر ناطق ہے کہ فَاِذَا اَحْبَبْتُ عَبْدِیْ فَاَحِبُّہٗ کُنْتُ لَہٗ سَمْعًا وَ
بَصَرًا وَلِسَانًا وَیَدًا بِیْ یَسْمَعُ وَبِیْ یُبْصِرُ وَبِیْ یَنْطِقُ وَبِیْ یَبْطِشُ اور کیون کر نہو جبکہ
مجنون محبت لیلی مین محو ہوا تو اوسنے اپنے تئین لیلی پایا اور کہا انا لیلی و لیلی انا
حالانکہ یہہ محبت مجازی تہی اوسنے تو یہہ فایدہ بخشا پہر محبت حقیقی کو دیکہا چاہئے کہ کیا
کیا تاثیرات نہ بخشے گی خلاصہ اس کلام کا یہہ ہوا کہ انسان ظہور تمام حق ہے اور اوسمین
حق بذات وصفات واسما وافعال ظاہر ہے سو نہ عین ہے نہ غیر یعنی اسماء کوئی اسماء الٰہی پر
نہین رکہنا چاہئے اور نہ اسماء الٰہی کو کوئی + پر اور مطلق کو مقید نہ کرنا چاہئے اور نہ مقید کو
مطلق گو کہ مقید اوسی مطلق سے نکلا ہے ولنعم ماقیل بیت ہر مرتبہ از وجود حکمی دارد،،
گر فرق مراتب نکنی زندیقی،، پس حضرت غوث الاعظم نے کہ انسان اکمل تہے سب مراتب
طی فرمائے اور مقید سے مطلق ہوئے اور قطرہ سے دریا مین ملے صفات عبودیت سے
نکلے اور صفات ربوبیت مین پڑے اور نیست مطلق تہے تو ہست مطلق ہو گئے اور نار
فقر سے جل کر نور بنی اور آلایش دوئی وخودی کو آتش فقر پر جلا کر خالص نور ہوئے
اسیسے حجاب بیگانگی اوٹھہ گیا اور قرب حقیقی بیان اور یگانگی نے موہنہ کہولا اگر

محبت کو تلاش کرو تو محبوب ہاتھہ آوے اور جو محبوب کو ڈھونڈہو محبت ملے یہہ مرتبہ
فنا فی اللہ کا ہے حصول اوسکا خیلے دشوار الا ماشاء اللہ اور اوسمین فنا مین اور دو
طرح کی فنا لگی ہے جب تک کہ وہ نہ حاصل ہو تب تک فنا فی اللہ ہونا مشکل ہے اول
فنا فی الافعال دوسری فنا فی الصفات پس فنا فی الافعال یہہ ہے کہ سالک اپنی نفس کو اعدام
عالم اختیار سے خارج ہو یعنی تمام افعال اور اقوال اور حرکات و سکنات کہ قبل اوسکے
اپنے طرف اور اوروںکے طرف نسبت کرتا تہا اور از خود و از دیگران جانتا تہا سب کو
نسبت بحق کرے اور افعال حق جانے اور اپنے افعال کو بہ نسبت حق ایسا خیال کرے
کہ حرکات کلید نسبت دست اور حرکات مردہ بہ نسبت غسال اور فنا فی الصفات
یہہ ہے کہ جمیع صفات اپنی اور اوروںکی صفات حق سمجہے یعنی ہر یک صفت اپنی صفات
سے اور اوروںکی صفات سے کہ علم و ارادت و قدرت و کلام ہے جیسا اپنے طرف اور
اوروںکے طرف نسبت کرتا تہا سب کو نسبت بخدا کرے اور صفات حق جانے اور
اصلا اپنے طرف اور اوروںکے طرف نسبت نہ کرے کہ یہہ بہی اس طایفہ حقہ مین شرک ہے
بیت گویم بہر زبان و بہر گوش بشنوم ؂ این طرفہ ترکہ گوش و زبانم پدید نیست ؂
نقل ہے کہ جب حضرت غوث سلطان العارفین بایزید بسطامی رحمۃ اللہ نے دار فنا سے
رحلت فرمائے تو اونکو خطاب ہوا ای بایزید میری درگاہ مین کیا تحفہ لایا تو بولے
توحید لایا ہون جواب آیا کہ یاد کر ایک مرتبہ رات کو تونے دودہ کہایا تہا اور پیٹ مین
درد ہوا کسینے پوچہا پیٹ مین کیون درد ہوا تو نے کہا رات کو مینے دودہ کہایا تہا اوسی سے
پیٹ مین درد ہے اوسدن توحید کہان گئی تہی بیت نکو گوئی نکو گفت ست بالذات
کہ التوحید اسقاط الاضافات ؂ پس ملاحظہ کرنا چاہئے کہ ہر گاہ سلطان العارفین سے
اتنی بات پر توحید سلب کی گئی تو حال اوروں کا کہ مدام اس بلا مین گرفتار ہین کیا
ہوگا اس جگہ سے سمجہنا چاہئے کہ حق تعالے نے فرمایا ہے وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُم بِاللَّهِ

الا وہم

الا وھم مشرکون بیت تا رہبر تست عادت خویش ،، مردودو منافق نہ درویش
جب یہہ معلوم ہوا تو اب واضح ہو کہ فنا فی الذات عبارت اس سے ھے کہ سالک اپنی ذات
اور اورونکی ذات کو حق سمجہے یعنے یقین جانے کہ حضرت حق نے مرتبۂ اطلاق سے نزول فرمایا
اور اشکال و صورت مین ظاہر ہوا ھے کما قیل بیت ہر چہ بینی یار ہست اغیار نیست
غیر او جز وہم و جز پندار نیست ،، از خیال ہو معلم جلوہاست ،، لیک ہر کس لایق
دیدار نیست ،، اسواسطے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ھے حدیث من عرف نفسہ
فقد عرف ربہ یعنے جسنے آپ کو جانا کہ مین نہین ہون حق ہون اس صورت مین
ظاہر ہوا ہون پس بیشک پہچانا اپنے پروردگار کو اور بہی فرمایا ھے عرفت ربی
بربی یعنے تاوقتیکہ مین تہا حق کو نہین پہچانتا تہا جب آپ کو حق جانا تو از خود رفتہ
ہوا اور حق کو پہچانا کما قیل بیت تا توئی از خدا نیابی بوی ،، خود نباشی خدا
نماید روی ،، لیکن اس معرفت و فنا کے واسطے ترتیب بہی چاہئے کہ اس ترتیب سے
چلے کہ مقصود اعظم خدا شناسی اور وصول الی اللہ حاصل ہو اور ترتیب یہہ ھے کہ تمام
عالم کو یک آئینہ فرض کرے اور اوسمین حق کا جمال دیکہے اور اوس نسبت مین ایسا معتقد
ہو جائے کہ ایک لحظہ و لمحۂ دیدۂ دل سے فوت نکری بلکہ اپنے خیال مین رہے کہ نہایت
اس خیال مین بہت چیزین نمودار ہونگے اور لذتین اوٹہینگے بعد اوسکے ترقی کرے اور
اعلی پر چلے کہ سب عالم کو حق جانے اور حق دیکہے اور یہہ تصور کرے کہ سب حق ھے کہ ان
صورتون اور شکلون مین ظاہر ہوا ھے بیت ای غیر ترا بسوی تو سیری نہ ،، خالی ز تو
ہر مسجد و دیری نہ ،، دیدند ہمہ طالبان مطلوبان را ،، آن جملہ توئی و درمیان غیری نہ
اور اس خیال مین مواظبت کرے کہ کوئی ساعت اور کوئی آن اس خیال اور تصور سے
خالی نرہے اور اس بات مین ہمیشہ سعی بلیغ اور کوشش کمال سے پیش آوے کیونکہ
کوئی مطلب بے سعی نہین ملتا اور ابتداء اس تصور مین کئی چیزین دیکہے گا اور انواع

لذتین پاویگا بعد اوسکے ترقی کا ارادہ کرے اور مرتبۂ اعلی پر چلے اور آپ کو درمیان سے اوٹھاوے اور نفی وجود مین اور اثبات حق مین کوشش کرے یعنے چشم پوشیدہ یہہ تصور کرے کہ جسکو مین جانتا تہا کہ مین ہون مین نہین ہون حق ہے پہر اس تصور مین مواظبت کرے تا کہ آپکو فراموش کرے تو اوسکے باطن سے یہہ ترانہ نکلے گا بیت آنرا کہ من می گفتمش اکنون نمیدانم چہ شد :: بسیار و یرا جستمش اکنون نمیدانم چہ شد :: جب یہہ تصور غالب آیا تو از خود فراموش ہوا اور بینندہ اور دیدہ شدہ ایک ہوگیا حجاب اوٹھہ گیا اور وصول حق حاصل ہوا کما قیل **نظم** ہمو شاہد ست ہمو شہود :: غیر او نیست درجہان موجود :: روزان بتو بودم و نمی دانستم :: شب با تو غنودم و نمیدانستم ظن بود مرا بخود کہ من جملہ منم :: من جملہ تو بودم و نمیدانستم :: محبوب عیان بودم نمیدانستم :: با من بمیان بود نمیدانستم :: گفتم بطلب مگر بجای برسم :: خود تفرقہ آن بود نمیدانستم :: یعنے بیخود ہونا و از خود رفتہ ہو جانا مقصود و مطلوب طالبان حق اور نہایت و کمال درویشان ہے جب اس مقام پر پہنچا تو فنا فی اللہ حاصل ہوا **بیت** رفت او ز میان ہمین خدا ماند خدا :: الفقر اذا تم ہو اللہ این ست اسی جگہ سے ہے کہ صوفی وہ نہین ہے جو بہت چلہ کشی کرے اور خلوتین اور ریاضتین کرے بلکہ صوفی وہ ہے کہ نہو الہی جملہ طالبان حق کو یہہ مرتبہ عنایت فرما بحرمت النبی و آلہ الامجاد **فایدہ** واضح ہو کہ حصول فنا کا طریق کہ اعاظم احوال اور مقامات اولیا مین ہے یہی طریقہ خاص فقیر کاتب کے خاندان کا ہے اور عین طریق قادریہ اور قلندریہ ہے بغیر اسکے حصول مقام خیلے دشوار ہے چنانچہ ہمارے جد امجد حضرت شاہ محمد کاظم قدس اللہ سرہ فرماتے ہین عبارت ہذا **بیت** مایا بہرم ہم جہانڈگی سادہو پایا اپنے گہر ما ئین :: جا کو بتاوین جگ سے نیارا سو یا ڈاری گر ما ئین :: کون کہت وہ الکہ نرنجن گہٹ گہٹ بیچ سمایو نا ئین :: کاظم کے نین سے دیکہو وہی آہین آہین

اگرچہ یہہ طریقہ فقیر کو بخوبی پہنچا ہے مگر بے نصیبی سے اوسپر عمل نہین ہے لکھہ دینے
سے یہہ فایدہ ہے کہ دیکھنے والا اگر حاصل کرے تو مجھکو ثواب ملے اور شاید اونکی دعا سے
مجھے بہی حاصل ہو جائے فَاِنَّ اللّٰہَ یُحْیِی الْعِظَامَ وَھِیَ رَمِیْمٌ ازانجملہ حضرت رحمۃ اللہ
علیہ فرماتے ہین کہ اللہ صاحب نے فرمایا ای غوث الاعظم کہانا نہ کہا اور نہ پانی پی اور
خواب نہ کر مگر میرے نزدیک پس فرماتے ہین کہ مینے نہ کہانا کہایا اور نہ پانی پیا اور نہ
سویا مگر بدل حاضر وچشم ناظر اپنے پروردگار کے پاس حاصل اوسکا یہہ ہے کہ کہانا پینا
سونا جاگنا حضرت انبیا اور اولیا کا نیت پر ہے اور نیت اونکی خالصًا اور مخلصًا
تقرب ہے یعنی کہانا اونکا ذوق وشوق حضرت حق ہے اور سونا اونکا مراقبہ معاینہ
حضرت حق ہے بیت سحر کرشمۂ وصلت بخواب میدیدم ٭ زہی مراتب خوابی
کہ بہ زبیداریست پس یہہ کہانا اور ہی کہانا ہے اور یہہ شراب اور ہی شراب ہے اور یہہ
خواب اور ہی خواب ہے اگر ایک لقمہ اوس طعام کا اور ایک قطرہ اوس شراب کا ہمکو بخشین
تا ایک پلک مارنا اوس خواب سے عنایت فرماوین تو واللہ دونوجہان پر نظر ہم تو
نہ ڈالین اور دستاویز لکہوالین جو حور وقصور اور غلمان پر کبہو آنکہہ نہین کہولین بلکہ
مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی نقد وقت ہوجاوے اور لذت طعام وشراب دوجہانی
زہر قاتل معلوم ہو اور اِنَّ لِلّٰہِ جَنَّۃً لَیْسَ فِیْھَا حُوْرٌ وَّلَا قُصُوْرٌ وَلَا لَبَنٌ
وَعَسَلٌ وَیَتَجَلّٰی رَبُّنَا ضَاحِکًا جلوہ پذیر ہوجائے مگر یہہ طعام وشراب وخواب
خاصۂ انبیاء اولوالعزم اور اخص الخاص اولیا کا ہے بعضون کو سالین بعضون کو
ماہ مین اور بعضونکو ہفتہ مین اور ہزار مین سے ایک کو ہر روز نصیب ہوتا ہے اور حضرت
غوث الثقلین کو البتہ ہمیشہ حاصل تہی کہ زندگی اونکی اوسی کہانے سے اور حیات
اونکی اوسی شراب سے اور راحت اونکی اوسی خواب سے تہی ازانجملہ حضرت فرماتے
ہین کہ اللہ صاحب نے مجہسے فرمایا کہ ای غوث اعظم جو شخص کہ نیک بخت ہے بہ نیکبختی ازلی

وہ خوشی کرے کہ اوسکو خجالت بعد اوسکے نہین ہے اور جو شخص کہ ہے بدبخت بدبختی
ازل پر اوسپر افسوس ہے اوسپر کہ قبولیت اوسکی بعد نہین ہے حاصل اس کلام کا ذہن
فقیر مین یون ہے کہ کوئی شخص اپنی طاعت پر ناز نکرے اور امید نرکہے کہ سواے
اللہ کے کوئی اور بہی نجات دینے والا ہے اور ایمان قلم ازلی پر لاوے کہ اگر قلم ارادت
سعادت پر چلا ہے تو مسعود و نیک بخت ہے اور اگر قلم ارادت شقاوت پر
چل گیا ہے تو شقی و بدبخت ہے یعنے مہلک سواے حق کے کوئی نہین یعنے مسلک
یہہ ہے کہ نجات و ہلاکت حضرت حق سے جانے اور اعتماد طاعت و گناہ پر نکرے
اسلیے کہ سعادت و شقاوت اوسوقت لکہی گئی کہ نہ یہہ تہا اور نہ گناہ و طاعت
یہی مذہب اہل سنت و جماعت کا ہے بیت زہدت بچہ کار آید گر راندۂ درگاہی
کفرت چہ زیان دارد گر نیک سرانجامی ؛؛ یعنے اللہ کے کام معلول بعلت نہین ہین
جسکو چاہین بعلت سرفراز کرین اور جسکو چاہین راندۂ درگاہ فرماوین بے نیاز مطلق
ہین ماضی و مستقبل اور ازل اور ابد اونکے پاس یکسان ہے جو چاہا سو کیا جو چاہین
سو کرین یَفعَلُ مَا یَشَاءُ وَیَحکُمُ مَا یُرِیدُ اوسی ذات پاک کو زیبا ہے
وَمَا شَاءَ کَانَ وَمَا لَم یَشَاءُ لَم یَکُن اوسپر سزاوار ہے ولنعم ما قیل نظم
آنرا کشی از صومعہ در دیر گبران افکنی ؛؛ این را کشی از بت کدہ سر حلقۂ رندان کنی ؛؛ چون و
چرا در کار تو عقل زبون را کی رسد ؛؛ فرمان دہ حضرت توئی حکمی کہ خواہی آن کنی ؛؛ یعنے
عزازیل عابد ہفت لک سالہ اور بلعم باعور و برصیا کو صومعہ قدس اور سجادۂ قرب سے
نکال کر گبرونکے دیر مین ڈال دیا اور حضرت ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کو بت کدۂ
لات و عزی سے نکال کر سر حلقۂ اولیا بنا دیا پس زنجیر شقاوت ازلی جو ابلیس اور بلعم
کے گلیمین پڑی تہی اونکو عبادت حالی اور ظاہری نے کچہہ فایدہ نہ دیا اور رشتۂ سعادت
ازل جو اونکے گردنون مین پڑا تہا بت پرستی نے اونکو کچہہ ضرر نہ پہنچایا سبحان اللہ

جل جلالہ ازانجملہ حضرت فرماتے ہین کہ اللہ صاحب نے ارشاد کیا کہ اَلْمَحَبَّۃُ حِجَابٌ بَیْنَ
الْمُحِبِّ وَالْمَحْبُوْبِ فَاِذَا فَنِیَ الْمُحِبُّ عَنِ الْمَحَبَّۃِ فَقَدْ وَصَلَ بِالْمَحْبُوْبِ یعنے حجاب
محب و محبوب مین محبت واقع ہے جب محب محبت سے خالی ہوا محبوب سے ملا میرے
نزدیک حاصل یہہ ہے کہ اي محبوب محبت سے نظر اوٹھاتے اور شعور و ادراک جو مابین
محبت و محبوب واقع ہے اوسکو فنا کر کے ایک وجود خیال کر کہ لَوْنُ الْمُحِبِّ لَوْنُ
مَحْبُوْبِہٖ جسطرح مجنون نے آپکو اور اپنے شعور اور ادراک کو فنا کیا اور یہہ نعرہ مارا
کہ اَنَا لَیْلٰی وَلَیْلٰی اَنَا تب محبوب ملی یعنے محب و محبوب کو ایک دایرہ فرض کر اور
محبت کو خط وسطی جب خط وسطی کو گرا وے تب دایرہ نکل آئے یعنی ظہور اسم
محبت و محبوب محبت سے ہے جب محبت کو اوٹھا دیا تو محب محبوب ہوگیا جیسی
ایک دایرہ سے بخط وسطی دو قوس بنائے ایک کا نام محب رکہا اور دوسریکا محبوب
جب خط وسطی دور ہوا تو اب بتلا و محب کون ہے اور محبوب کیا پس معلوم ہوا کہ خط نے
تفرقہ ڈالا تہا جب یہہ تفرقہ گیا تو مطلوب حاصل ہوا اور جسکو یہہ نہ حاصل ہوا وہ
محجوب ہوا اور جسکو یہہ ملا تو اوسنے محبوب کو دیکہا اب سب سے مستغنی ہوگیا اب کیا
اوسکو چاہئے کون نعمت اس سے بہتر ہے جسکو چاہئے من لہ المولی فلہ الکل
ازانجملہ حضرت رحمتہ اللہ علیہ ارشاد فرمائے ہین کہ مینے جناب حق سے سوال کیا کہ یارب
تونے کس چیز سے فرشتون کو پیدا کیا ارشاد ہوا کہ فرشتون کو مینے نور انسان سے
پیدا کیا اور انسان کو اپنے نور سے پس اي طالبان حق سنو کہ ارشاد حضرت سلطان
الانبیا صلے اللہ علیہ وسلم سے اسپر دال ہے اول ما خلق اللہ نوری و روحی
وعقلی وانا من نور اللہ وللمؤمنون من نوری وانا من اللہ وللمؤمنون منی
اور بعض روایات مین والخلق منی بہي آیا ہے پس انسان اکمل حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم ہین کہ جملہ موجودات ملایکہ وغیرہ اونہین سے ظاہر ہوئے ہے بیت

یہ مسجود ملایک آدم آمد ؞ کہ نور پاک دروی بود مدغم ؞ اگراین نکتہ دانستی عزازیل ؞ ہزاران سجدہ آوردی درآن دم ازانجملہ حضرت فرماتے ہین کہ اللہ صاحب نے مجھسے فرمایا کہ ای غوث الاعظم اگر انسان جانتا کہ کیا چیز ھے بعد موت کے انسان کو تو کبہو آرزوی حیات دنیا مین نکرتا بلکہ ہر لمحہ خواہش کرتا کہ ای پروردگار مجھکو جلد موت دی تفصیل اسکی اجمال کی یہہ ھے کہ موت دو قسم ھے ایک صوری اور دوسری معنوی پس موت معنوی وہ ھے کہ باختیار و ہمت ہو پیش از وقت مرگ کے مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا اوسی کا اشارہ ھے جب اس موت سے مرے تو مقصود و محبوب اصلی ہاتہہ آوے اور جو موعود ھے منقود ہو جاے بیت ہر کہ او جان بدہد زندہ بجانان باشد ؞ ہر کہ در عشق بمیرد ہمہ تن جان باشد ؞ اور یہہ موت اسطرح ہوتی ھے کہ تمام لذاید نفسانی اور حظوظ شیطانی مباح اور غیر مباح سے پاک ہو اور صفات ذمیمہ اور حمیدہ سے نکل جاے یعنی کسی چیز پر عازم اور قاصد نہو جس طرح مردہ کچہہ بہی عزم و قصد نہین رکہتا ھے اور آپ کو اور اپنے جملہ کار و بار کو حضرت حق کی سپرد کردے اور خود درمیان سے اوٹھ جائے اور اُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ اپنا وردزبان کرے اور مثل مردہ پیش غسال رھے کہ مردہ مطلقًا حرکت و سکون از خود نہین کرتا ھے اور یہہ موت بجز انبیا و اولیا کے کسیکو حاصل نہین سو اللہ صاحب فرماتے ہین کہ اگر انسان جانے کہ بعد موت معنوی کے انبیا اور اولیا کو یہہ حصول ھے تو ہر لحظہ و لمحہ یہی پکارتا رھے کہ الٰہی مجھے موت معنوی دے ای عزیز اس موت سے مرنا مردون ہی کا کام ھے اور جو اس موت سے مرتا ھے وہ مقصود اعلی کو پہنچ جاتا ھے بیت چو روزی بہ بیچارگی جان دھی ؞ ہمان بہ کہ در پای جانان دھی ؞ بیت ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق ؞ ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما ؞ ای برادر یہہ وہ موت ھے جسکو حضرت حق حکم فرماتے ہین فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ورنہ آرزوی موت ظاہری منع ھے اور

آرزوی ہو

اندروی موت معنوی فرض عین جو کوی اس موت سے مراد وہ زندہ ابدی ہوا پس حضرت
حق فرماتے ہین کہ ای محبوب اگر عام وخاص اور اخص الخاص یہہ معلوم کرین کہ تجھکو میرے
درگاہ مین یہہ رفعت اور منزلت ہے پردۂ غیب مین تو ہر لمحہ ولحظہ درخواست کرین کہ
ای پروردگار ایک مرتبہ اون مراتب سے ہمکو عطا کر لیکن وہ لوگ جو بیرون پردہ ہین
وہ نہین چلتے مراتب اندرون پردہ کو از انجملہ ارشاد ہوتا ہے کہ ای غوث الاعظم تو
میرے نزدیک خواب کر نہ مجھو خواب عوام یہہ تو دیکھے مجھکو عرض کیا کہ ای پروردگار
کس طرح سووُن تیرے پاس ارشاد ہوا کہ لذات اور شہوات اور خطرات اور خطیات سے
اپنے تن اور نفس اور دل اور روح کو پاک کر کے ذات مین فنا ہو جا اور اپنی ذات کو ذات مین
دیکھہ تفصیل اوسکی یہہ ہے کہ خواب عوام بالذات وشہوات بآسایش تن وآرزوی
نفس اور دل پراز کبر وکینہ اور حسد وحرص ہوتا ہے اور روح خطاب والہام سے پریشان
رہتی ہے سو تو باتزکیۂ نفس اور تصفیہ دل اور تخلیہ روح باتجلیہ سر خواب کر تو مجھکو
دیکھے کہ اس طرح کی خواب مین بجز حق کچھہ نظر نہین آتا اور ظاہر ہے کہ خواب عوام عبارت
بیشعوری اور غفلت سے ہے اور برادر موت ہے کہ النوم اخ الموت پس جو
شخص کہ بالذات اور شہوت اور کبر وکینہ اور حرص اور خطرہ سے سو یا وہ مردہ سے بدتر
ہے اسی سبب سے جو کچھہ بیداری مین خیال اور خطرہ اور لذت اور شہوت رکھتا ہے
وہی خواب مین دیکھتا ہے اور خواب خواص اوسکے خلاف ہوتے ہے کیونکہ اونکا
خواب عبارت بیخودی اور بیشعوری سے ہے اور باتزکیہ نفس اور تصفیہ روح
اور آرزوی وصال سے ہوتی ہے اسی سبب سے جو کچھہ خیال بیداری مین رکھتے ہین وہ ہی
خواب مین دیکھتے ہین اور اسیکا نام فناء ذات فی الذات ہے اب پوشیدہ نرہے
کہ یہہ فرمان حق معراج حضرت غوث الاعظم پر دلالت کرتا ہے کیونکہ معراج سب
اولیاؤن کی خواب مین ہوتی ہے یعنے باطن مین کیونکہ جب اونکو عروج باطن حاصل

توشعور ظاہر سے بیخبر محض ہونے اوسی حالت کو بخواب تعبیر کرتے ہین روایت ہی
کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو وحی آتی تو روی مبارک سرخ ہوجاتا اور سب اعضا
جنبش کرجاتے ہتے اور شعور سے بی شعور ہو جانتے ہتے اور بوی عنبر اور مشک و کافور
ظاہر ہوتے ہتے اوسیوقت اللہ جل شانہ حضرت سے بی حضرت کے باتین کرتے ہتے اور صحابہ
آنکھین رعب سے بند کرلیتے ہتے اس حالت کو حضرت علماء باطن بی شعوری اور بیخودی
اور معراج اور جمع الجمع بولتے ہین اور اس حالت کا دیدہ اور شنیدہ اور گفتہ حضرت انبیا
اور اولیا محال نہین معلوم ہوتا اور تصدیق اوسکی دل سے با یمان کامل ہوتی ہے از انجملہ
فرماتے ہین کہ ای غوث الاعظم اپنے یاروں سے فرما دیے کہ اگر کوئی میری صحبت چاہتا ہے
تو اوسپر اختیار فقیر لازم ہے اور جب فقر انتہا کو مرتبہ پر پہنچے بہرہ وہ نہون گے
مگر مین یعنے موصوف بہ صفات من تفصیل اس فرمان کی یہہ ہے کہ فقیر پیرایہ انبیا اور
زینت اولیا اور تاج انبیا اور دواج اولیا ہے جس کسیکو اس خلعت سے سرفراز
فرمایا اور ایسا تاج مکلل بجواہر معانی اوسکے سر پر رکہا تو تمام عالم سے برگزیدہ اور
قاب قوسین مین پہنچایا اور ندائے اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ وَكَانَ عَيْشُهٗ كَعَيْشِ اللّٰهِ
اوسکے واسطے بلند کردے اور فقیر وہ ہے جو حظوظ دنیاوی اور نفسانی سے دست بردار ہو
اور فقیر مردہ ہے کہ حور وقصور پر نظر ہمت سے نہ دیکہے اور فقیر اوس سے زیادہ وہ ہے
کہ آپکو اور اپنی ہستی کو نظر مین لاوے پہر جب از خود نیست ہوا تو ہست بخدا ہوا یعنے پاس
حضرت حق اور بندہ کے چار حجاب اشد ہین اول حجاب دنیا اور لذایذ اوسکے دوسری
حجاب دین اور نعمتین اوسکے تیسرا حجاب خودی اور کرامات اوسکے چوتہا حجاب شعور
اور شعار اوسکے جب چاروں حجاب دور کرے نور ہوجاے اور جب نور بمرتبہ تمام
پہنچا ہوا اللہ حاصل ہوا از انجملہ ارشاد ہوتا ہے ای غوث پاک مینے روح مین درد
عاشقوں کے راہ رکہی ہے اور نفس مین زاہدوں کے اور دل مین عارفوں کے اور سر مین

مینے اپنے اسرار کا ایک محل بنایا ہے تفصیل اس قول کی یہہ ہے کہ زاہد لوگ تزکیۂ نفس مین کوشش کرتے ہین یعنے اپنے بدن کو حدث اور نجاست سے صاف رکھتے ہین اور زبان کو غیبت اور فحش اور دروغ سے بچاتے ہین اور ہاتھہ کو آزاردہی سے کوتاہ کرتے ہین اور پیرون کو بیجا نہین لیجاتے ہین غرض ظاہر کی طہارت مین سعی اور کوشش کرتے ہین اور عارفین تصفیۂ دل مین کوشش کرتے ہین یعنے باطن کو صفات مذمومہ سے پاک رکھتے ہین اور جمیع حرکات اور سکنات خلق کی خالق سے جانتے ہین اور آیۃ کریمہ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ زبان پر رکھتے ہین اور عشاق لوگ تخلیہ روح مین سعی کیا کرتے ہین یعنی اپنی روح کو محبت غیر سے خالی رکھتے ہین اور باطن کو مودت اغیار سے پاک و مصفا یعنے روح اونکی ہمیشہ مشتاق دیدار اور شوق و ذوق باین رہتی ہے اور غیر سے بیزار اور خطاب عنایت یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ سے برخوردار مگر سر انسان محل اسرار ہے اوسکی کشف حقیقت ہرگز جایز نہین اور اس سے زیادہ نہین ہوسکتا کہ اَلْاِنْسَانُ سِرِّيْ وَاَنَا سِرُّهٗ وَخَلَقْتُهٗ مِنْ نُوْرِ ذَاتِيْ سریست درین عہد حقیقی گر شود آن کشف بی شبہ و نمون صورت معبود برآید ،، اس جگہ ایک نکتہ ذہن فقیر مین آتا ہے کہ وہ اکثر اوقات مینے اپنے جد امجد سلطان العارفین حضرت شیخ میر محمد قلندر قدس سرہ العزیز سے سنا ہے کہ عالم دو دو حجاب سے محجوب ہے بہشت اور دوزخ دین و دنیا و نیکی و بدی و قہر و لطف و قرب و بعد و خوف و رجا و نور و ظلمت و طاعت و گناہ جب یہہ حجاب اوٹھہ جاوین تب جمال و کمال سے برخوردار ہو اور صاحب اسرار بنے جب تک ان مین پڑا ہے گرفتار بلا ہے اور قرب و بعد کا یہہ حال ہے کہ سالک جب قرب معنوی و حقیقی و ذاتی کو پہنچتا ہے تو قرب معانی و افعالی سے فریاد کرتا ہے کہ وہ بعد معلوم ہوتا ہے کیون کہ جب دریای ذات مین غوطہ مارتا ہے تو شعور ہستی سے بی شعور ہوجاتا ہے جب تہوڑا شعور آتا ہے تو قرب حضرت حق دیکہتا ہے سو اس قرب سے فریاد کرتا ہے اور آسایش

اپنی مرتبۂ ذات مین جانتا ہے کہ وہ مقام تمکین ہے اور قرب و بعد مقام تلوین یعنی جب تک
کہ شعور خودی اور ہستی باقی ہے فریاد و قرب و بعد اور وصل و فصل بہی باقی ہے جب
شعور خودی اور ہستی اوٹھہ گیا فریاد بہی جاتی رہی ازانجملہ ارشاد ہوتا ہے کہ اے غوث
پاک سواے انبیا و رسل کے اور بہی میرے بندے ہین کہ اونکے احوال سے کوئی مطلع نہین
نہ اہل دنیا سے نہ اہل آخرت سے اور نہ اہل بہشت سے نہ اہل دوزخ سے اور وہ بندے نہ عقاب
کے واسطے پیدا ہوئے ہین اور نہ حور و قصور کے لئے پس خوشی ہے اوسکو جو ایمان لاوے اونکا
اگرچہ نہین پہچانتا اونکو اے غوث بزرگ تو اونہین مین ہے اور بعضے علامات اونکے
دنیا مین یہہ ہین کہ اونکے بدن قلت طعام سے سوختہ ہین اور نفس اونکی آرزو اور تمنا سے
افسردہ اور دل اونکے خطرات سے وارستہ اور روح اونکی خطاب سے پاک اور وہ لوگ
اصحاب بقا مین ہین اور نار شوق بقا مین جلے ہوئے ہین تفصیل اس اجمال کی افشاء
سر ربوبیت چاہتی ہے اور وہ کفر ہے اسلئے زبان کو بند کرنا مناسب وقت ہوا مگر اس
قدر زبان مرشد قدس سرہ سے وقت تذکرہ اس مقام کے معلوم ہوا تہا کہ یہہ محبوبان
درگاہ اور معشوقان بارگاہ لاابالی ہین کہ نہ بہشت پر نظر ڈالتے ہین اور نہ حور و قصور کو
دیکہتے ہین اور نہ شہد و دودہ پر سر اوٹہاتے ہین اور نہ باغ اور بستان کا میوہ کہاتے ہین بلکہ
یہہ لوگ اوس بہشت مین رہتے ہین کہ لَيْسَ فِيهَا حُورٌ وَلَا قُصُورٌ وَلَا لَبَنٌ وَلَا
عَسَلٌ يَتَجَلّٰى رَبُّنَا ضَاحِكًا کیون کہ اونکی وجود کی خلقت صرف بنابر شناخت اور
محبت ذات کی ہے اور خلقت بصر محض واسطے معاینہ جمال و کمال حق کے اور خلقت
سمع صرف واسطے سماعت کلام حق کے اور خلقت قلب صرف واسطے محبت ذات کے ہے
یعنے اونکی نظر سواے جمال کے کہین نہین پڑتی اور سمع اونکا سواے کلام حق کے دوسرے پر
متوجہ نہین ہوتا اور زبان اونکی بجز سلام نہین کہلتی چنانچہ حضرت سلطان الاولیا غوث
اعظم جب دعا فرماتے تو یون فرماتے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي فِي بَصَرِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا

وَفِي قَلْبِي نُوْرًا وَفِي لِسَانِي نُوْرًا وَاجْعَلْنِي نُوْرًا نُوْرًا سو یہہ لوگ پاک و منزہ ہین
جس طرح ذات حضرت حق اور حور و قصور اور جنت اور نار سے بے پروا اور بے پاک ہین اسلئے
کہ یہہ ہم تصرف اور ہم صفت حضرت حق کے ہے اور متصف باوصاف الٰہی پس
تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ وَاتَّصِفُوْا بِاَوْصَافِ اللّٰهِ اون پر صادق آتا ہے
اگر کوئی سوال کرے کہ جب اونکو نہ پہچانا تو ایمان اونپر کس طرح لاوے تو جواب
اوسکا یہہ ہے کہ پہچان اور شناخت تین طرح کی ہوتی ہے تقلیدی استدلالی
تشہیدی اور شریعتی طریقتی حقیقتی اور ظاہری باطنی سری پس ایمان اونکی
کمال ظاہری پر لاوے اور حقیقت حال سے بی معرفت رہے چنانچہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتے ہین لِيْ مَعَ اللّٰهِ وَقْتٌ لَا يَسَعُنِيْ فِيْهِ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ
وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ پس صاف ثابت ہوا کہ اونکے مرتبہ اور حقیقت حال کی کسیکو خبر نہین
اور حضرت پیر و مرشد فرماتے تھے کہ یہہ پوشیدگی بمقتضای محبت و رشک ہے کہ
اور کوئی نہ پہچانے اور نہ جانے اسلئے کہ یہہ لوگ محبوب حق ہین اور اونکی شان ہے
اَوْلِيَائِيْ تَحْتَ قِبَائِيْ لَا يَعْرِفُهُمْ غَيْرِيْ اور یہہ لوگ ہمیشہ قبۂ نور عظمت
مین رہتے ہین اور کبہو محبوب نہی دوسرے محبوب پر ظاہر ہونا نہین چاہتا چنانچہ آثار
مین وارد ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم مقام قاب قوسین او ادنی
مین جب پہنچے تو دیکہا کہ ایک شخص سر سے پاؤن تک ایک کملی اوڑہی ہوئی پڑا ہے
حضرت کو غیرت آئی تو آپ نے سوال کیا کہ مقام ادب مین یہہ بے ادبی کیسی ہے
ور یہہ کون سا بے ادب ہے اور مکان نیاز مین یہہ ناز و بے نیازی کیسی ہے ارشاد ہوا کہ یہہ اویس قرنی
حضرت نے التماس کیا کہ مین دیکہا چاہتا ہون حکم ہوا کہ ستر برس کے بعد اسنے تہوڑی سی استراحت فرمائی
ہے اور میری درگاہ لاابالی مین اسنے عہد لیا ہے کہ مجہکو دونو جہان سے پوشیدہ رکہہ تاکہ کوئی مجہکو
نہ پہچانے مینے بہی عہد کیا کہ نہ دکہلاؤن گا حضرت پیر و مرشد اسی مقام پر فرماتے ہین

کہ اگر نکتہ اوسکا کہولکر کہون تو عالم زیر و زبر ہو جائے **بیت** در خلوت گدایان عرسل کجا بہ گنجد ،، از تنگنای معنی صورت چہ کا د آرد ،، بعد اس کلام کے دل حضرت کا چاہتا تہا کہ کچہہ اور فرماوین مگر اتنا فرما کر خاموش ہو رہے کہ **مصرع** سخن را بر مزاج مستمع گوی ،، اس سے یہہ نہ سمجہا جاوے کہ نبی سے ولی افضل ہے کیون کہ فضیلت جزئی فضیلت کلی سے منافات نہین رکہتی اور یہہ بہی ظاہر ہے کہ جو شخص نبی ہے وہ ولی بہی ہے اور یہہ نہین ہے جو ولی ہے وہ نبی ہے اور یہہ جو حضرت صلے اللہ علیہ و سلم کو معراج مین اتفاق ہوا تہا اوسکے اسرار ہین **مصرع** زبان از بیانش نگہدار و بس ،، اور ایسی مقام مین حضرت پیر و مرشد فرماتے ہتے کہ یہہ مرتبہ لا تعین اور بے نشان کا ہے اور یہہ نہین حاصل ہوتا جب تک جسم اور نفس اور دل اور روح حکم اور امر سے باہر نہ نکلے کیونکہ اول قدم درویش کا تزکیۂ نفس و جسم ہے اور دوسرا تصفیۂ دل تیسرا تجلیۂ روح چوتہا تخلیۂ سر یعنی جب تک تزکیۂ جسم و نفس سے خارج نہو تصفیۂ دل نہ پاوے گا اور جب تک تصفیۂ دل سے فارغ نہین تجلیۂ روح کہان اور تا وقتیکہ تجلیۂ روح مین پڑا ہے تجلیۂ سر میسر نہین اور جب تک اوس سے جدا نہین ہوا اتصال مع اللہ مشکل ہے یہہ سخن از بس دقیق ہے بلکہ ادق یعنے مرتبۂ ذات سب نشانون سے بی نشان ہے اور جملہ تعینات سے منزہ و پاک اور جملہ اعتبارات سے مبرا جب تک ان سب اعتبارات سے نہ گذرے مرتبۂ لا تعین حاصل نہین ہوتا ہے اور جب تک جملہ نشانون سے بی نشان نہو جاے یہہ نشان خیلے دشوار ہے فَهِمَ مَنْ فَهِمَ از انجملہ یک مرتبہ حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت حق سے سوال کیا کہ کون نماز درگاہ حق مین بزرگ اور نزدیک تر ہے ارشاد ہوا کہ وہ نماز نزدیکتر اور افضل ہے جس مین میرے سواے غیر نہو اور گذارندہ نماز مین غایب ہو تفصیل اس کلام کی یہہ ہے کہ نماز شریعت یہہ ہے کہ مصلی عجز و نیاز سے حضرت کبریا مین حاضر ہوا اور مناجات سے شکستگی اور درماندگی اپنی ظاہر کری اور نماز طریقت یہہ ہے کہ اپنی ہستی اور خودی سے

عروج کرے اور نماز حقیقت یہہ ہے کہ اوسمین غیر خدا نہو اور وہ مصلی از خود غایب ہو
چنانچہ حضرت شاہ ولایت کرم اللہ وجہہ ایک مرتبہ نماز پڑہتے تہے ایک شخص آیا
اور کہینچ لے گیا آپ کو خبر نہہی کہ کون لے جاتا ہے اسیطرح حضرت عبداللہ عبد العزیز
مکی رحمتہ اللہ علیہ علمدار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعض غزوات مین تشریف
لے گئے اور وقت نماز آیا تو نماز شروع کی لشکر چلا گیا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا
وصال ہوا اور حضرت صدیق اکبر و حضرت عمر و حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کا وقت خلافت
گذر گیا اور یہہ حضرت نماز ہی مین غایب تہے آخر حضرت امیر المومنین علی مرتضی
شاہ ولایت کے وقت مین ایک مرتبہ آپ کے یارون کا گذر ہوا تو اونہون نے ایک
جہاڑی مین کہڑا ہوا دیکہا اور یہہ حال شاہ ولایت سے بیان کیا حضرت نے فرمایا کہ
وہ نماز حقیقت مین غایب ہے تکلیف نہ دو چنانچہ ابتک موت اونکی ثابت
نہین ہے اور سلسلۂ حضرات قلندریہ اونہین پر منتہی ہوتا ہے کہ اوس مین جناب امیر
واسطہ نہین ہین مگر دوسرا سلسلۂ قلندریہ اور ہے کہ اوسمین انتہا حضرت شاہ ولایت
پر ہے اور ثابت ہوا ہے کہ عبداللہ نے صفین مین حضرت ولایت مآب سے بیعت
کی ہے اسطرح ایک مرتبہ حضرت غوث الاعظم نے عرض کیا کہ یارب کون روزہ تیرے
نزدیک افضل ہے ارشاد ہوا کہ وہ روزہ جس مین میرے سولے غیر نہو اور صایم اوسمین
غایب ہو جائے تفصیل اوسکی یہہ ہے کہ روزۂ شریعت عبارت امساک آب و
طعام و جماع سے ہے اور روزۂ طریقت نہ کہنے اور نہ سننے اور نہ دیکہنے اور نہ چلنے
اور نہ لیٹنے سے ہے اور روزۂ حقیقت یہہ ہے کہ دل اور روح اور سر غیر حضرت
حق نہو بلکہ خود اپنے شعور سے بے شعور ہو جائے اور فانی از خود اور باقی از حق ہو کہ
الصوم لی اس سے اشارہ ہے اور ایک مرتبہ حضرت غوث پاک نے عرض کیا کہ
یارب کون عمل تیرے نزدیک بہتر ہے حکم ہوا کہ وہ عمل جس مین سوا ے میرے مقصود نہو

اور عامل اوسمین غایب ہو تفصیل اوسکی یہہ ہے کہ جو عمل للہ ولرضاء اللہ ولوجہ اللہ
واقع ہو کہ اوسمین نہ امید بہشت ہو اور نہ توقع نجات دوزخ اور صاحب عمل غایب ہووے عمل مین
اور آپ کو درمیان سے اوٹھا دے اور اجرت کی خواہش نہ رکھے اور درگاہ عزت مین منت کا
نام نہ لے اور ماتوفیقی الا باللہ ولا یتحرک شیٔ الا باذن اللہ کہتا رہے وہ عمل
مقبول و نزدیک تر ہے اور یہی معنی ہین آیت فمن کان یرجوا لقاء ربہ فلیعمل
عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا کی اور جب بطمع بہشت اور نجات
دوزخ سے عمل کیا تو اس آیت کا شرک اوسکے دامن دل پر لگ گیا بعد اوسکے حضرت غوث
پاک نے عرض کیا کہ کون توبہ تیرے نزدیک افضل ہے فرمایا توبہ یا کون اور نیک نامون کی
کاتب عرض کرتا ہے کہ مینے اس کلام کی تصریح اپنے پیر و مرشد سے پوچھی تو ارشاد کیا کہ ای
فرزند توبہ تین قسم ہے ایک توبہ عام دوسری توبہ خاص تیسری توبہ اخص الخاص توبہ
عام تو شرک و کفر و گناہ سے ہوتی ہے اور توبہ خاص طلب ثواب و خوف عقاب و طلب سعادت
و دفع شقاوت و اتیان اوامر و اجتناب معاصی و اطمینان عبادت و تکیہ بر صلاحیت سے
ہوتی ہے اور توبہ اخص الخاص شعور طاعت اور عصیان اور خودی اور ہستی اور پنداری
سے ہے اگر نعوذ باللہ کسیوقت خطرہ اونکا گذرے تو چاہئے تائب ہو جائے اور یہہ
توبہ عند اللہ مقبول و افضل ہے اور یہی توبہ خاص انبیا علیہ السلام و اخص الخاص اولیاؤن
کی ہے بعد اوسکے ایکدن فقیر رسالہ غوثیہ روبروے پیر و مرشد پڑھتا تھا جب اس
قول قدسی پر پہنچا کہ یا غوث الاعظم لیس لصاحب العلم عندی سبیل
مع العلم الا بعد انکارہ لانہ لو ترک العلم صار شیطانا یعنے ای غوث
بزرگ صاحب علم کو میرے نزدیک راہ نہین علم کے ساتھہ مگر بعد انکار اوس علم کے
اسواسطے کہ اگر ترک کرے علم کو تو ہو جائے شیطان لیکن بعد بیان معنی کے بنظر تناقض
سخت تحیر ہوا کہ صاحب علم کو معہ علم حق سبحانہ تعالی کے پاس راہ نہین اور جب ترک

رے توشیطان ہے یہہ عجب اتفاق ہے آخر کار مینے گستاخانہ گذارش کی کہ اوسکی
معنی کیا ہوی شاید کلام غوث پاک مین تحریف واقع ہوی ہے فرمایا کہ اول یہہ سمجہلے
کہ صاحب علم مغرور بعلم ہے اور مغرور کو حضرت حق مین راہ نہین ہے لیکن ہر شخص سخن
سے آگاہ نہین معلم الملکوت کا حال غرور حاکم سے یہہ پہنچا کہ نشان اِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِي
إِلَىٰ يَوْمِ الدِّيْنِ اوسپہ قایم ہوا اور برصیا چار سو صندوق کتابون کے حفظ کرچکا تہا
وہ بہی غرور علم سے برباد ہوا دوسری صاحب علم ہمیشہ قیل و قال مین رہتا ہے اور
تعلقہ زبان اوسکا حال ہوجاتا ہے کہ اوس سے بہی راہ بحضرت حق محال ہے تیسری
صاحب علم تین وجود ثابت کرتا ہے ایک علم دوسرا عالم تیسرا معلوم اور راہ حق مین
ایک وجود کا ثبوت درکار ہے یہہ تثلیت خرابی ڈالتی ہے چوتہی علم مرتبہ صفات
مین ہے اور جب تک مرتبہ صفات سے نہ گذریگا مرتبہ ذات پر کب پہنچیگا و لہذا
حضرت شاہ ولایت کرم اللہ وجہہ فرماتے تہے العلم حجاب الاکبر بالجملہ رفع تعارض
یون ہوتا ہے کہ علم حسن ہے اور جہل قبیح لیکن غرور علم پر سخت بد ہے کیون کہ مغرور محجوب
واہل پندار مردود اور راہ حق سے دور پس اگر اوسکو ترک کرے خواہ حاصل کرکے
عمل نکرے تو جاہل ہے اور جاہل شیطان ہے کہ اوسنے علم پر عمل نہ کیا پس اول کلام قدسہ یا
الہامی ہین اہل قبول اور اونکے توابع کو ارشاد ہوتا ہے کہ علم پر مغرور نہو اور مرتبہ
صفات سے درگذر اور مرتبہ ذات مین آیئو یہہ ابلیس اور اوسکے توابع کو فرماتے ہین
کہ علم کو ترک کیا یعنے اوسپر عمل نہ کیا شیطان ہوگیا اور بعضے حضرات صوفیہ فرماتے
ہین کہ اگر علم کو ترک کرے شیطان ہوجائے یعنی یک رنگ اور یک رو اور دورنگی
و دوئی سے دور ہوجائے یعنی عاشق صادق ہوجائے چنانکہ حضرت شیخ اکبر محی الدین
ابن عربی قدس سرہ العزیز فرماتے ہتے کہ جب تک مرید شیطان اور پیر منافق نہ ہو وصول
بحق دشوار ہے یعنی مرید عاشق صفت چاہئے کہ ملامت و نوجہان کی قبول کرے

لیکن غیر حق سے متوجہ نہو جس طرح شیطان نے لعنت و ملامت دونوجہان کی قبول کرلی مگر آدم علیہ السلام کو سجدہ نکیا اور حضرت بایزید بسطامی فرماتے ہینے کہ عاشقی ابلیس پر مسلم ہے اور معشوقی حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت خواجہ حسن بصری فرماتے ہیتے کہ ابلیس راہ کی کسوٹی ہی کہ وہ کاذب کو صادق سے جدا کرتا ہے اور صادقین کو داعی راہ ہے اور قاضی عین القضات فرماتے ہین کہ دو جوان اس راہ مین آئے ایک حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کہ آنجناب نے جملہ صفات محبوبی و مقبولی اپنے طرف کہینچی دوسرا ابلیس کہ اوسنے جملہ لعنت محجوبی اپنے زمہ لی فایدہ پوشیدہ نرہے کہ طریقہ متصوفہ محض صواب ہے کیون کہ یہہ لوگ سب مجتہدون کو بزرگ جانتے ہین اور کسی کے قول پر طعن و تشنیع نہین کرتے اور تعصب و شرارت کو اونکے پاس راہ نہین ہے بلکہ الصلح خیر پر مستقیم رہتے ہین اور بلا انکار چارو مذہب سے اقتدا کرتے ہین اور اصل یہہ ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مین بہ سبب صحبت آنحضرت و برکت آثار نزول وحی اور پر تو ظل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جملہ نقوش ظلمت رسوم و عادات سے پاک اور قلوب لوث طبیعت اور شایبہ نفسانیت سے بلا اشتراک تہے لہذا عقاید اونکے وسمت اختلاف سے معرا اور قلوب مرض ہوا سے مبرا تہے اور سب یک رای اور یک دل تہے جب آفتاب رسالت پر حجاب غیبت آیا تو امزجہ قلوب اعتدال و استقامت سے رو بانحراف لائے اور بقدر انحراف اختلاف ظاہر ہوا اور جس قدر دوری عہد رسالت سے ہوتی گئی اختلاف ہی بڑہتا گیا اگرچہ یہہ اختلاف رحمت ہے اور خالی از حکمت نہین او کسی طرح اختلاف مجتہدین مین جاے دم زدن نہین ہے ہر ایک کا مسلک موافق کتاب و سنت ہے مسلمان کو بلا اتباع و تقلید اونکے چارہ نہین ہے اور حضرات صوفیہ صافیہ سب تبع و مطیع و منقاد مجتہدین ہوتے آئے ہین اور بعضی ارباب ظاہر کہ نئے اصل ہونے اس طریق کے قایل ہین اور کہتے ہین چند مدت سے مردم اہل بدعت نے آپکو صوفی قرار دیا ہے سو یہہ کون